Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

ریت سی بھر گئی ہے آنکھوں میں
دل کا دریا اُتر گیا شاید

ڈاکٹر شاہین مفتی

Marfat.com

عکسِ جنوں

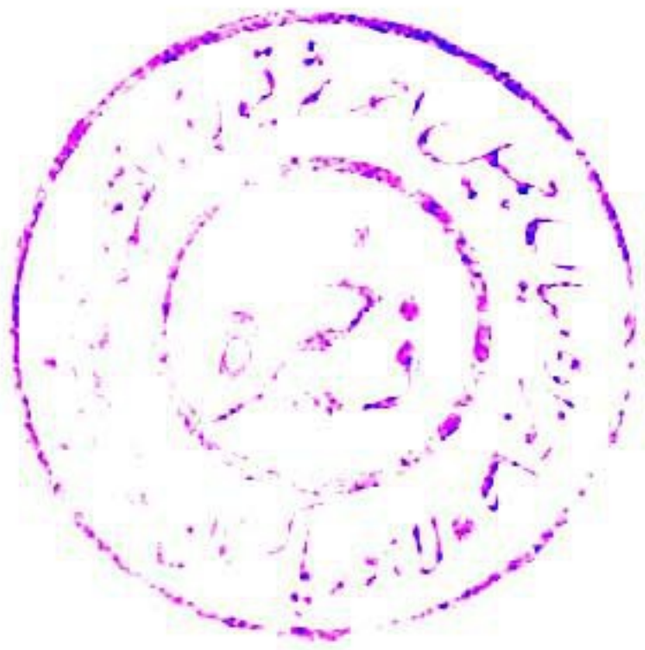

سیّد غلام مجتبیٰ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

84262

کتاب ..... عکسِ جنوں

شاعر ..... سیّد غلام مجتبیٰ

نظرِ ثانی ..... غضنفر جاوؔد چشتی

بارِ اوّل ..... اپریل ۲۰۱۱ء

کمپیوٹر کمپوزنگ ..... سیّد ذیشان حیدر

ٹائیٹل ..... سیّد غلام مجتبیٰ 03216207430

قیمت ..... ۳۰۰ روپے

مطبع ..... سادات پبلی کیشنز، گجرات

ملنے کا پتہ

سادات موبائلز، شاہجہانگیر روڈ متصل جامع مسجد عثمان، گجرات

رابطہ: 0333-8485868

Marfat.com

انتساب

اپنے بیٹوں اور بیٹیوں

ارسلان حیدر، ذیشان حیدر، نعمان حیدر

فائزہ کنول، ظِلِّ بتول، دُرِّ شہوار

اور

پنجاب کالج

کے لاتعداد طلبا اور طالبات

کے نام

جو میرے

بیٹوں اور بیٹیوں ہی کی حیثیت رکھتے ہیں

Marfat.com

ہوائیں کہ رہی ہیں، بیج غم کا
وہ میری کشتِ جاں میں بو چکا ہے
اُسے تو ساتھ چلنا تھا، یہ طے تھا
نہ جانے رُک وہ کیوں رہرو چکا ہے

غزالہ شاہین غزلؔ

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین		صفحہ نمبر
۱۔	وجہِ جنوں	سیّد غلام مجتبیٰ	11
۲۔	'عکسِ جنوں' میں عکسِ کائنات	پروفیسر وسیم بیگ مرزا	14
۳۔	کربِ جنوں	غزالہ شاہین غزل	23

بابِ مدحت

۴۔	حمدِ باری تعالیٰ		28
۵۔	نعت رسول ﷺ		30
۶۔	سلام بحضور حضرت امام حسینؑ		32

بساطِ سخن

۷۔	حصارِ کوہ میں تھی وہ مگر اکیلی تھی		35
۸۔	جنت سے ہو کے آئی ہے محویتِ خیال		37
۹۔	دیارِ علم کو نابود کر دیا گیا ہے		39
۱۰۔	جہاں بھی بات دانائی کی ہوگی		41
۱۱۔	شبِ درازِ محبت سے ہار جاؤں گا		43
۱۲۔	وہ میرے نام کوئی انتساب کیا کرتا		45
۱۳۔	کسی کے رازِ نہاں میں مجھے تلاش کرو		47
۱۴۔	وہ اپنے شوق کا یوں اعتراف کرتے ہیں		48
۱۵۔	یاد آتے ہیں سارے دن		50
۱۶۔	دشت و صحرا میں نہیں نور کے ہالوں کی تلاش		52
۱۷۔	یہ زندگی جو بنی ہے وبال کچھ نہ کہوں		54
۱۸۔	میں چاہتا ہوں میری طلب بے مثال ہو		57
۱۹۔	نشانِ عجز جبیں پر تلاش کرنا ہے		58
۲۰۔	گو تیرے بنا دہر میں تنہائی بہت تھی		60
۲۱۔	محبت میں کنارہ چاہتی ہیں		62
۲۲۔	پھر اس کے بعد وہ چاہے گلے لگائے مجھے		64
۲۳۔	ذہن کو یاد سے تیری گل و گلزار کیا		66
۲۴۔	ہوا جو میں تباہ ہوں		67

Marfat.com

۲۵۔	ترحمی اناؤں کو مطلوب ہونے والا ہوں	69
۲۶۔	مرے خیال کو غم کی اجازتیں دے جا	71
۲۷۔	خوشی کی موج، وفا، تیرے نام کرتا ہوں	73
۲۸۔	بڑھ گئی ہے اور میری جستجوئے انقلاب	75
۲۹۔	گر رہی ہے جھاگ اڑاتی آبشارِ زندگی	77
۳۰۔	چلتے ہیں جہاں بھر میں سبھی پورے وہ قد سے	79
۳۱۔	تجھے تیری نظر سے مانگتا ہوں	81
۳۲۔	رُخ مری جانب سے اپنا پھیر کر	83
۳۳۔	منافقت سے نہیں جسم و جاں جو صاف ابھی	84
۳۴۔	چشمِ کرم جو وا ہوئی جلوہ گہِ ظہور سے	86
۳۵۔	جادۂ جبر کا رہوار گنا جاتا ہے	88
۳۶۔	ترے جو بھولا ہوا شخص دھیان میں آیا	89
۳۷۔	اشکوں سے غم کی آگ بجھانے کا حکم تھا	90
۳۸۔	رہوارِ جنوں کی شان دیکھو	92
۳۹۔	دل کا ہر زخم وہ آشاؤں میں رکھ دیتا ہے	94
۴۰۔	روشنی فرش سے وہ عرش تلک دیکھتا ہے	96
۴۱۔	میں چپ ہوں مرا خیال چپ ہے	97
۴۲۔	جب بھی پھیلی کبھی صدائے جنوں	99
۴۳۔	تحفہ ہائے وفا دیے، کیا کیا	101
۴۴۔	دائرے جتنے بھی ممکن ہوں مٹاتے جانا	103
۴۵۔	رنج و آلام کو، آفات کو بھایا ہوا ہے	104
۴۶۔	وہ تو سورج ہے جلائے گا سیاہی دے گا	106
۴۷۔	اپنے دعوے پہ دلیلوں کے نہ انبار لگا	108
۴۸۔	سینہ مرے احساس کا شق ہونے لگا ہے	109
۴۹۔	انائیں وار کے بھی خارِ بے حضور ہوا	110
۵۰۔	آ سکو تو آ جاؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں	112
۵۱۔	اوجِ ہنر (قطعہ)	114
۵۲۔	قطعات	115
۵۳۔	ہاتھوں پہ اس کے ابھرا نقش جفا بڑا سا	116
۵۴۔	اوروں پر تو اکثر ہنستے رہتے ہیں	118

Marfat.com

۵۵۔	پھیل جائے گی زمیں پر اک ردائے روشنی	119
۵۶۔	وہ مجھے ملنے سے پہلے نقشِ زیبائی نہ تھا	121
۵۷۔	لے گیا دُرِ یقیں نقشِ گماں چھوڑ گیا	122
۵۸۔	زعم میں اپنے امیں خوئے بغاوت کا مگر	124
۵۹۔	ترے حصول کا ایقان حرفِ راز ہوا	125
۶۰۔	غم کی راہوں میں جو دل دار نہیں ہو سکتا	126
۶۱۔	میرے سینے میں ہیں جو سارے الم پتھر کے	128
۶۲۔	زخم سے درد جدا، درد سے دل دار جدا	130
۶۳۔	دل میرا ترے دم ہی سے بت خانۂ جاں تھا	132
۶۴۔	قصۂ درد کے گھمسان سے ڈر آتا ہے	133
۶۵۔	ہر رنگ میں اس کو دیکھتا ہوں	135
۶۶۔	یہ خواہشِ بے ربط نہیں تشنہ لبی ہے	136
۶۷۔	اک اشارہ سا کہانی کے جو عنوان میں تھا	138
۶۸۔	لاکھ مشکل ہو روا رکھنا دفاعِ آرزو	139
۶۹۔	پہلے ہی جرم پہ جنت سے نکالا ہوا دل	140
۷۰۔	چلی ہے جب سے مرے شہر میں ہوائے غزل	142
۷۱۔	زندگی کالی گھٹا تھا پہلے	144
۷۲۔	تمھیں ہے یاد مرے ساتھ ابتدا ہونا	145
۷۳۔	وہ ایک شخص کہ جس سے کنارہ کرنا تھا	148
۷۴۔	پتواروں کو زخمی ہاتھ چلاتے ہیں	149
۷۵۔	اک تیری دید سے مری روٹھی نظر بہل گئی	150
۷۶۔	خزاں سے بڑھ کے فسردہ ہزار گزری ہے	152
۷۷۔	ہوا ہو کر ترے گھر سے جو دیوانی نہیں جاتی	154
۷۸۔	زبان کو حرف، سرِ عام کرنے والا ہوں	155
۷۹۔	تجھ سے مل کر آتا ہوں	157
۸۰۔	طوق دانائی کے اس شخص نے پہنے ہوئے ہیں	159
۸۱۔	کیسا ہے وہ پیکر کہ یقیں میں نہ گماں میں	160
۸۲۔	لفظوں کی سلسبیل سے معنی کا جبر توڑ دے	161
۸۳۔	زندگی اس طرح گزاری ہے	163

Marfat.com

۸۴۔ ٹوٹتا ہے جب کبھی میرا خمارِ اضطراب 165
۸۵۔ میری قسمت حویلیوں جیسی 167
۸۶۔ تو دیکھا موت کو بھی گلفشاں ہوتے ہوئے 169

بزمِ خیال

۸۷۔ نقشِ فریادی 171
۸۸۔ تلاشِ بہار 173
۸۹۔ اجالا 175
۹۰۔ مجھے بس یاد ہے اتنا 178
۹۱۔ سچائی 181
۹۲۔ فانوس 184
۹۳۔ وقت 185
۹۴۔ دائرہ 186
۹۵۔ لکیر 188
۹۶۔ پنجاب کالج، گجرات 190
۹۷۔ اے ارضِ وطن 193
۹۸۔ خود انحصاری 194

حرفِ تحسین

۹۹۔ باغ و بہارِ علم 196
۱۰۰۔ تفاخر محمود گوندل 199
۱۰۱۔ پروفیسر وسیم بیگ مرزا 201

پنجابی کلام

۱۰۲۔ پنجابی نعت 202
۱۰۳۔ چھڈ کے پیار دا چک نئیں جانا 203
۱۰۴۔ عشق چہ ایہہ وی کرنا پینڈا 205
۱۰۵۔ وقت نوں بیٹھا بھوردا ہووے 207

Marfat.com

وجہِ جنوں

سیّد غلام مجتبیٰ

''عکسِ جنوں'' تکمیل کے تمام مراحل طے کر چکی ہے۔ میں نے اپنے دل کی بہت سی باتیں اس کتاب میں بکھرے ہوئے سینکڑوں اشعار میں رقم کر دی ہیں لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے کچھ بھی نہیں لکھا۔۔۔ میں شاید ایک فی صد بھی اپنے دل کا احوال بیان نہیں کر پایا۔ ان صفحات میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن سب بھول گیا ہوں۔ جو کہنا چاہتا ہوں وہ نوکِ قلم پر آنے سے گریزاں ہے اور جو نہیں کہنا چاہتا وہ بے ارادہ لفظوں کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ میں نے درجنوں کتابوں کے دیباچے لکھے۔۔۔ دوستوں اور شاگردوں کی بہت سی کتابوں پر اور ان کی شاعری پر مضامین اور مقالات لکھے لیکن کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں ہوئی جتنی اس وقت محسوس کر رہا ہوں جب اپنی کتاب سامنے ہے اور کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا کہنا چاہ رہا ہوں اور کیا لکھتا جا رہا ہوں۔ کچھ غالبؔ جیسی کیفیت مجھ پر بھی طاری ہو رہی ہے۔ غالبؔ نے بھی شاید ایسی ہی کسی کیفیت میں فرمایا تھا۔

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

Marfat.com

ایک وجہِ جنوں شاید یہ بھی ہوسکتی ہے کہ میں ہر اس شخص پر بغیر سوچے سمجھے اعتماد کرنے لگتا ہوں جو مجھ سے ذرا سا بھی خلوص کا مظاہرہ کرتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب میں اس شخص سے محبت کرنے لگتا ہوں تو وہ عین اُس وقت مجھے دھوکا دے جاتا ہے جب مجھے اس کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ آج جب کہ میں اپنی زندگی کی ترپّن بہاریں دیکھ چکا ہوں، مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے صرف خزائیں ہی دیکھی ہیں بہار پتا نہیں کس کے لیے آتی ہے۔۔۔ کیوں آتی ہے اور کیسے آتی ہے۔۔۔ یقین سے کچھ کہنا مشکل ہے۔ راہِ محبت میں اتنے دھوکے کھائے ہیں کہ اب اگر کوئی محبت، خلوص یا پیار کی بات کرتا ہے تو طبیعت میں زہر سا بھر جاتا ہے۔۔۔ انسان اور محبت؟ یقیناً اس کے پیچھے کوئی مفاد ہوگا۔۔۔ میں شاید پھر پٹڑی سے اتر گیا ہوں۔ میرے تو بہت سے اچھے اچھے پیار کرنے والے دوست ہیں۔۔۔ شاید ہزاروں۔۔۔ اور پھر۔۔۔ میرے تو ہزاروں شاگرد بھی ہیں جو یقیناً مجھ سے بہت عقیدت بھی رکھتے ہوں گے۔۔۔ شاید بہت سے مجھ سے محبت بھی کرتے ہوں۔۔۔ ایک بار پھر یقین سے کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔ لیکن میرے ایقان کی سوئی کہیں جا کر رُک گئی ہے جیسے گھڑی کے سیل کمزور ہو جائیں تو اس کی سوئی رک جاتی ہے۔۔۔ کیا انسان کے بھی سیل ہوتے ہیں؟ پہلے میرا خیال تھا بلکہ یقین تھا کہ عشق، محبت، پیار، الفت، خلوص، مروّت اور حسنِ سلوک وغیرہ کی قوت سے انسان مشکل سے مشکل منزلوں کی طرف بڑھنے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ خیال محض خیال ہی ثابت ہوا۔ آج کے زمانے میں ان جذبوں کی کوئی وقعت نہیں۔ آج صرف دولت کی بیڑی سے انسانوں کو چلایا جا سکتا ہے۔۔۔ ان سے ہر کام لیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ دولت، قوت۔۔۔ خصوصاً اسلحے کی قوت اور اقتدار کی قوت سے انسانوں کو محبت کرنے پر بھی مجبور کیا جا سکتا ہے۔ ذہنی رو

Marfat.com

پھر بہک گئی ہے میں شاید پھر الٹی سیدھی باتیں کرنے لگا ہوں۔۔۔ بغیر سوچے سمجھے۔ اس سے کسی دوست کی دل آزاری بھی تو ہو سکتی ہے۔ میرے پاس تو دولت بھی نہیں کہ جس کے محض پاس ہونے ہی سے دوست ناراض ہونے سے باز رہتے ہیں۔۔۔ پتا نہیں کیوں۔۔۔ یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے گا۔ میری بے لوث محبت، میرا بے پایاں خلوص، میرا کسی اجرت، کسی لالچ، کسی غرض کے بغیر جذبۂ خدمت۔۔۔ اتنا ناکارہ، اتنا کمزور اور اتنا بے بس ہے کہ مجھے زندگی میں ایک۔۔۔ صرف ایک سچا دوست بھی نہیں دے سکا۔ شاید یہی وجہِ جنوں ہے اور اسی کا عکسِ جنوں آپ اس کتاب میں بھی دیکھ سکیں گے۔

میں زیادہ دیر آپ کے اور اپنی جنوں خیز شاعری کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا۔ اگر اتفاق سے کوئی شعر پسند آ جائے تو میرے لیے دعائے خیر فرما دیجیے گا۔ اگر میرے اشعار میں غلطیاں نظر آئیں تو درگزر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، ان پر کھل کر تنقید کیجئے بلکہ ممکن ہو تو دیگر احباب کو بھی بتائیے اور اگر توفیق ہو تو مجھے بھی لکھ بھیجئے، میں ہرگز برا نہیں مانوں گا۔

رُوٹھی ہوئی محبتوں کا طالب

احقر

سیّد غلام مجتبیٰ

شعبہ اردو، پنجاب کالج، گجرات

Marfat.com

عکسِ جنوں میں عکسِ کائنات

پروفیسر وسیم بیگ مرزا

سیّد غلام مجتبیٰ فنی نکتۂ نظر سے بھی اور متخیلہ کی زرخیزی کے حوالے سے مجھے ایک پختہ فکر اور صاحبِ ادراک سخن ساز ہیں۔ عکسِ جنوں کے شروع ہی میں وہ اپنی شاعری کے حوالہ سے اپنے ابتدائی قطعہ میں فرماتے ہیں۔

ہے عکسِ جنوں شوق کا بہتا ہوا دریا
غزلیں ہیں مری اس کی مچلتی ہوئی لہریں

ان کی شاعری میں یقیناً بے ساختہ سلاست اور روانی کی جھلکیاں جگہ جگہ نغمہ خواں ہوتی نظر آتی ہیں جو ان کے وسیع مطالعہ اور شوقِ سخن کی ترجمانی کرتی ہیں۔ ایسی روانی ہمیں خواجہ میر دردؔ اور حکیم مومن خاں مومنؔ کے ہاں ملتی ہے جو دبستانِ دلّی کے کافی حد تک ترجمان تھے مگر الفاظ کی چستی میں جو مہارت اور گاریگری ہمیں شاہ صاحب کے ہاں ملتی ہے وہ انھیں دبستانِ لکھنؤ کی برجستگیِ کلام تک لے جاتی ہے۔

ظاہر ہے شاہ صاحب کی سرشت میں کائناتی رفعتوں اور وسعتوں کے حوالے سے اسلامی تعلیمات سے وابستگی بھی اُن سے ارفع اظہار کا تقاضا کرتی ہے جسے وہ

Marfat.com

اپنے بے ساختہ اسلوب سے یوں عبارت کرتے ہیں۔ بارگاہِ خالقِ کائنات میں اس کی خلاقیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کیوں نہ میں جھک جاؤں اس کی بارگاہِ عدل میں
ایک ذرّے میں جو اک پوری دکھائے کائنات

بارگاہِ رسالت میں گل ہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کے علم وعرفان کو اچھوتے انداز میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

دکھائی روشنی فطرت کے علم و عرفاں کی
سو میری شامِ جنوں کو سحر کیا اُسؐ نے

ظاہر ہے اسلامی تعلیمات چونکہ دینِ فطرت کے حوالہ سے زیادہ ادراک کی سہولت میں ممتاز سمجھی جاتی ہیں اس لیے شاہ صاحب نے فطرت کے علم وعرفان کی بات بھی ایک بے مثل وجدانی کیفیت میں کی ہے جو ان کی حُبِ رسول ﷺ سے اعلیٰ وابستگی کا واضح ثبوت ہے کیونکہ علم وعرفان کی بات ان کے ایقان اور وجدان ہی سے عبارت ہے۔

استاد مرزا داغؔ اور انشا اللہ خاں انشاؔ کے ہاں محاوروں کا استعمال اساتذہ کے انداز میں کیا گیا ہے۔ اردو ادب کی تدریس کے حوالہ سے سیّد غلام مجتبیٰ بھی اعلیٰ کلاسوں کو لٹریچر پڑھانے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں اس لیے ان کے کلام میں بھی ہمیں محاورات و محاکات اور اسلامی فلسفہ کے متعلق دونوں کائناتی پہلوؤں یعنی Microcosom اور Macrocosom کی خوبصورت ترجمانی ملتی ہے۔

Marfat.com

جب تک نہ امرِ کن اسے ربِّ جلیل دے
بھٹکے گی کائنات میں ذریّتِ خیال

اور فلسفہ ثنویت کے حوالے سے یہ شعر دریا کو کوزے میں بند کرنے کی بہترین کاوش ہے۔ یہ شعر دیکھنے میں جتنا سہل نظر آتا ہے سمجھنے میں اتنا ہی مشکل ہے۔ ؎

تیرا خیال باعثِ تسکینِ جسم و جاں
تیرا وجود باعثِ تقویتِ خیال

بلاشبہ آج کل کا دور Conflicting Ideologies کا دور ہے۔ تیسری دنیا میں عمومی طور پر اور ہمارے ملک میں خاص طور پر انتشار ہے جو سیاست میں، معیشت میں، اخلاقیات میں، تمدّن میں اور کلچر کے علاوہ روحانیات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے اور یہ انتشار قدیم Testament اور نئی Testament کے علاوہ قدیم داستانوں میں بھی پایا جاتا ہے جیسے فرعون اور موسیٰ علیہ السلام، گیلیلیو (Galilieo) اور مذہبی عدالت اور پوپ اور ایسے بے شمار حوالے ملتے ہیں جہاں سامراجیت مختلف شکلوں میں موجود ہے اور اس کے منطقی نتیجے میں انتشار پیدا ہوتا چلا آیا ہے۔ شاہ صاحب کے ہاں اس کی جھلک بڑے واشگاف الفاظ میں ملتی ہے۔ دو شعر ملاحظہ فرمائیں۔ ؎

جو بے شعور تھے سر پر بٹھا دیے گئے ہیں
خرد کو وحشتِ نمرود کر دیا گیا ہے
فنونِ علم و ادب طاق پر رکھے ہوئے ہیں
ہوس کو مادۂ افزود کر دیا گیا ہے

Marfat.com

سیّد غلام مجتبیٰ کے ہاں ہمیں زندگی کے نشیب و فراز سے منسلک کئی تلخ نفسیاتی اور مجلسی پہلوؤں کی عکاسی بھی ملتی ہے اور رنگِ تغزل بھی۔ ؎

میں فتح یاب تجھے پا کے ہو گیا ہوں مگر
تری انا کی عدالت سے ہار جاؤں گا
فصاحتوں کے سبھی پیچ و خم دکھا کر بھی
تری ادا کی بلاغت سے ہار جاؤں گا

شاہ صاحب نے Diction کے حوالہ سے ایک ایسی کیفیت کو متنوع معانی پہنائے ہیں جس سے سخن فہمی، کیف و سرور تک جا پہنچتی ہے اور وہ لفظ ''جنوں'' سے عیاں ہے مثلاً ؎

مجھے تو اُس کی جنوں خیزیوں سے مطلب تھا
میں اُس کے علم کا پھر احتساب کیا کرتا
وہ ایک لفظ میں اُس نے سکھا دیا مجھ کو
پھر اُس سے لے کے جنوں کی کتاب کیا کرتا

اور اسی طرح ؎

کبھی وفا کے تقاضوں سے کھاؤں گا میں شکست
کبھی جنوں کی قیادت سے ہار جاؤں گا

☆

ہمت کرو تو آج بھی، اب بھی دکھائے گی
نقشے جنونِ شوق کے حُریّتِ خیال

Marfat.com

☆

ٹھہر گئی ہے وہ آ کر جنوں کے رستے میں
خرد کو محوِ غمِ ارتعاش کرنا ہے

☆

آسے وفا کی طلب ہے مجھے جنوں کی تلاش
بنے وہ شوق کا پیکر خرید لائے مجھے

☆

مرے خیال کو غم کی اجاوتیں دے جا
مرے لہو کو جنوں کی تمازتیں دے جا

محاورے کو بالکل نئے اور نرالے انداز میں نہایت مہارت کے ساتھ باندھنا کچھ سیّد غلام مجتبیٰ ہی کا حصہ ہے۔

میں ساری رات جماتا رہا وہاں سرسوں
جو صبح دیکھا تو خالی مری ہتھیلی تھی

دبستانِ لکھنؤ کے حوالوں سے ضرب الامثال کی انوکھی بندش ملاحظہ فرمائیں۔

کبھی وہ ہوتے نہیں ہیں کسی کے بھی محتاج
جو خرچ اپنا بقدرِ کفاف کرتے ہیں

عالمگیریت یعنی Universalism کی جھلک ملاحظہ فرماتے ہوئے

Marfat.com

مزدوروں کے عالمی دن کے حوالے سے یومِ مئی کی تجدید دیکھیں۔ ؎

محنت کش کے حصے میں
لمبی راتیں کارے دن

اورOptimism دیکھیں۔ ؎

رقصِ ابلیس میں ڈوبا ہے مرا شہر تمام
پھر بھی ہے تجھ کو یہاں زہرہ جمالوں کی تلاش

شاہ صاحب نے آزاد نظم کے حوالے سے اپنی نظم ''سچائی'' میں حسنِ روایت اور اعلیٰ اقدار کی بڑی ندرت سے عکس بندی کی ہے۔ سچائی کا نزول جس انداز میں رگ و پے میں سرایت کرتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

محبت آگہی بن کر
مری رگ رگ میں اتری ہے
کبھی یہ کہکشاں سے آنے والی روشنی بن کر
پتہ دیتی ہے منزل کا
کہ جن سے
حکمِ کن سے
بنتے رہتے ہیں
نئے سورج
نئے تارے
مجھے بھی صرف چلنا ہے

Marfat.com

اُسی تابندہ رستے پر

شاہ صاحب نے اس عالمگیر قدر کو کائناتی وسعتوں کے حوالے سے قرآنی تعلیمات کے ناطے زیادہ ب.بلیغ بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ سیّد مجتبیٰ کا وسعتِ مطالعہ اسے کبھی تو غالبؔ کے اور کبھی فیض احمد فیضؔ سے ہم آہنگ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً

غزل لکھی ہے شبِ غم گزارنے کو پر اب
سحر قریب ہے فکرِ معاش کرنا ہے

چھوٹی بحر کا کمال اور بلاغت سے لطف اندوز ہونے کے لیے اس پہلو سے بھی لطف اندوز ہونے کے لیے سامان کافی ہے۔

میں پہلے مجتبیٰ تھا
مگر اب سنگِ راہ ہوں

اور تخلص سے بھی محظوظ ہونے کا سامان موجود ہے۔

میں مجتبیٰ ہوں مجھے مان یہ بھی رکھنا ہے
خلوص و صدق و صفا تیرے نام کرتا ہوں

انسانیت کے دم سے مشرقی تہذیب کے پس منظر میں سپردگی اور وفا کی جلوہ گریاں ملاحظہ ہوں۔

تُو اپنے حصے کی تاریکیاں مجھے دے دے
میں دل کی ساری ضیا تیرے نام کرتا ہوں

شاہ صاحب غالبؔ اور علامہ اقبال سے یقیناً متاثر ہیں لیکن شعر کہتے وقت

Marfat.com

اپنی انفرادیت کو بھی قائم رکھتے ہیں اور استاد شعرا کے اثرات کو اپنی ذاتی سوچ پر حاوی نہیں ہونے دیتے، یوں ان کی اپنی انفرادیت بہر صورت قائم رہتی ہے۔ ؎

ڈالتا ہے کہکشاؤں پر کمندیں بھی وہی
بہہ رہی ہو جس کے دل میں ایک جوئے انقلاب

☆

نقوشِ پا تمہاری چاہتوں کے
جنوں کی رہگزر سے مانگتا ہوں

سیّد غلام مجتبیٰ کے ہاں جنوں کا وہی مقام ہے جو انسان کو تکمیلِ آگہی کی طرف لے جاتے ہوئے رفعتِ ارفع کا مقام عطا کرتا ہے۔ موجودہ زندگی میں ہمارے ہاں معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا زوال زندگی کے ہر شعبہ میں ملتا ہے۔ قول اور فعل کے اس تضاد کو وہ اپنے نشترِ قلم کے ذریعے اس طرح بیان کرتے ہیں۔ ؎

جو نہیں جانتا کردار کے معنی کیا ہیں
وہ بھی اب صاحبِ کردار گنا جاتا ہے

اور پھر سرمایہ دارانہ نظام کی چیرہ دستیاں اور سفاکیاں کیا خوب عبارت کی ہیں۔

اس کی دو وقت کی روٹی پہ ہیں نظریں کس کی
وہ جو مزدور پسینے میں نہایا ہوا ہے

انگریزی ادب میں William Blake کو رومانوی دور کا پیش رو کہا جاتا ہے۔ یعنی Blake بذاتِ خود ایک عظیم شاعر تھا اور فطرت کا پرستار تھا۔ یہی

Marfat.com

خوبی William Wordsworth اور John Keats میں بھی۔ Blake نے اپنی مشہور نظم A Poison Tree میں غصے اور غم کو دل میں پالنے سے اختلاف کیا ہے۔ وہ Catharsis چاہتا ہے مگر سیّد غلام مجتبیٰ کے بے ساختہ اظہار کا تقابلی جائزہ لیں تو وہ ان عظیم سخن وروں سے کہیں آگے دکھائی دیتے ہیں۔

دل کی دل میں رکھنے سے غم کا گھاؤ بڑھتا ہے
کچھ نہ کچھ تو فرماؤ، ہم اداس بیٹھے ہیں

اور پھر اپنے تخلص سے بھرپور بلاغت کا اظہار تمام تر فصاحت سے پیش کرتے ہیں جو انھی کا اندازِ منفرجہ ہے۔

ہُوا ہے ذکر مرے مجتبیٰؔ کی رحمت کا
مری غزل کا ہر اک حرفؔ، حرفِ نور ہوا

بلاشبہ یہ شعر فنکارانہ کلاسیکیت کا فصاحتِ بیان، عقیدتِ اظہار اور ادائیگی حسن کی ایک ارفع مثال ہے۔

پروفیسر وسیم بیگ مرزا

07.03.2008

84262

Marfat.com

کربِ جنوں

غزالہ شاہین غزلؔ

زندگی کے سفر میں انسان کو کئی لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے، کچھ ہوا کے جھونکے کے مانند گزر جاتے ہیں جبکہ ۔۔۔ کچھ اپنے نمایاں اوصاف اور خوش اخلاقی سے دل میں جگہ پا لیتے ہیں۔

دنیائے ادب میں قدم رکھا تو پروفیسر شریف کنجاہی (مرحوم) جیسے شفیق انسان سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل ہوا اور اسی سفر میں انگریزی ادب کے سکالر اور گجراتی کی بہت بڑی علمی شخصیت پروفیسر وسیم بیگ مرزا صاحب سے شرفِ ملاقات ہوتا رہا۔ ان دونوں بزرگ شخصیات کے ساتھ نشست و برخاست میں مَیں نے بہت کچھ سیکھا اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مرزا صاحب نے میری تینوں کاوشوں ''سہانے گھاؤ''، ''کربِ نشاط'' اور ''جگ دیاں رِیتاں'' پر اپنی مثبت رائے سے نوازا اور میری ہمت بڑھائی ۔۔۔ لیکن ۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ فخر مجھے جناب سیّد غلام مجتبیٰ صاحب کی شاگردہ ہونے پر ہے جنھوں نے میری ٹوٹی پھوٹی شاعری کو اپنے ماہر قلم کی نوک سے اس قدر نکھار دیا اور مجھے اس قابل کیا کہ آج میں اپنے ہی استاد کی شاعری پر کچھ کہنے کی جسارت کر رہی ہوں۔ بڑا ہی مشکل ہو جاتا ہے جب کوئی شاگرد اپنے استاد کے فن پر تبصرہ کرے۔

شاہ صاحب انتہائی پختہ کار شاعر، ماہر نقاد اور بہترین استاد کی تمام خوبیوں

Marfat.com

سے متصف لیکن۔۔۔ایک قناعت پسند انسان ہیں۔وہ زمانے کے نشیب وفراز کو اچھی طرح سمجھنے کے باوجود ترقی کے جھوٹے زینے پر قدم رکھنے کو ہرگز تیار نہیں کہ اس کے لیے جن ہتھکنڈوں کی ضرورت ہے وہ ان کا استعمال نہیں جانتے۔ بہرحال ایک شاگردہ ہونے کے ناطے میں ان کو جہاں تک سمجھ سکی ہوں، وہ انتہائی سادہ، علم دوست اور مخلص انسان ہیں۔انھیں اپنے مضامین پر مکمل دسترس ہے۔ شاہ صاحب نے مجھے شاعری کے پیچ وخم سکھانے میں کافی محنت کی اور بڑے اچھے انداز میں بڑی سے بڑی بات کامل مہارت اور سادگی سے سکھادی۔

آپ کی شاعری کی نئی کتاب ''عکسِ جنوں'' کا مسوّدہ میرے ہاتھ میں ہے۔سب سے پہلے حمدِ باری تعالیٰ کا ہر شعر دل کو چھوتا ہوا اور اپنے اندر بے پناہ بلاغت سمیٹے ہوئے نظر آتا ہے۔ملاحظہ کیجیے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی قدرت کے اقرار کا بے ساختہ انداز۔

کیوں نہ میں جُھک جاؤں اس کی بارگاہِ عدل میں
ایک ذرّے میں جو اک پوری دکھائے کائنات

بے شک اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔محترم شاہ صاحب نے کس خوبصورتی کے ساتھ آپ ﷺ کے رحمتہ اللعلمین ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

نوید بخش دی انسانیت کو رحمت کی
سبھی خطاؤں سے صرفِ نظر کیا اس نے

نفسانفسی کے اس دور میں جہاں خلوص ووفا ناپید ہوتے نظر آتے ہیں وہاں

Marfat.com

علم کی ناقدر شناسی بھی اس دور کا ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ مادہ پرست لوگوں کے لیے سیّد غلام مجتبیٰ کی یہ غزل ایک تازیانہ سے کم نہیں۔

جو بے شعور تھے سر پر بٹھا دیے گئے ہیں
خرد کو وحشتِ نمرود کر دیا گیا ہے

اور اسی خیال کو اس شعر نے مزید نکھار دیا۔

فنونِ علم و ادب طاق پر رکھے ہوئے ہیں
ہوس کو مادۂ افزود کر دیا گیا ہے

محبوب کے ہاتھوں فتح و شکست کا انوکھا، عاجزانہ اور انتہائی والہانہ انداز۔

میں فتح یاب تجھے پا کے ہو گیا ہوں مگر
تری انا کی عدالت سے ہار جاؤں گا
شکست ہی ہے مقدر تو مجتبیٰ ! سن لو
اُسی کے پیار سے، چاہت سے ہار جاؤں گا

شاہ صاحب کے محبوب کو جو غالباً محلوں کے خواب دیکھنے کا عادی اور رسم دنیا نبھانے کو رسمِ محبت پر ترجیح دینے پر یقین رکھتا تھا، ان کا ہوائی خیمہ پسند نہیں آیا، اسی لیے اُس نے شاہ صاحب کا ''ہوائی خیمہ'' اپنی نفرت کی ایک ہی پھونک سے نابود کر دیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شاہ صاحب اس سے زیادہ واقعی نہیں کر سکتے تھے۔ شعر پڑھ کر شاید آپ بھی میری رائے سے متفق ہو جائیں۔ شعر ملاحظہ ہو۔

بنا کے دے گیا خیمہ بساط بھر آخر
سوائے اِس کے وہ ننھا حباب کیا کرتا

Marfat.com

محبتوں کی بازی میں نت نئے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔قدم قدم پر آزمایش۔۔۔ سچ تو یہ ہے کہ محبت کی راہیں بڑی کٹھن ہوتی ہیں۔اسی احتمال کا اظہار یوں کر رہے ہیں۔

آؤں نہ تیرے در پہ کبھی یوں خدا کرے
آنکھوں میں بے بسی کا سلگتا سوال ہو

شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے مردہ قوم کو اپنی انقلابی شاعری سے جگایا۔شاہ صاحب بھی فسردہ لہو کو بشاش کرتے نظر آتے ہیں۔

جلا کے تیری رگوں میں چراغ الفت کا
ترے فسردہ لہو کو بشاش کرنا ہے

ان کی کتاب ''عکسِ جنوں'' اس طرح کے بے پناہ خوبصورت، بلیغ اور دل کی مختلف کیفیات کے عکاس اشعار سے بھری پڑی ہے۔اس دعا کے ساتھ اپنی بات اپنے ان اشعار کے ساتھ ختم کرتی ہوں۔

ہے دعا میری زمانہ تیرے گن گاتا رہے
اک زمانے کو ترا وجدان تڑپاتا رہے
وقت کا پنچھی ترے عرفان کا شاہد بنے
آنے والا وقت تیری فکر پھیلاتا رہے

غزالہ شاہین غزل

Marfat.com

سیّد غلام مجتبیٰ

سرمایۂ غزل کا نگہبان مجتبیٰ
لعل و زر و گہر کی ہے اک کان مجتبیٰ
موزونیِ کلام پر ہے معتبر گرفت
ثانیؔ! ہمارے عہد کی پہچان مجتبیٰ

❖❖❖❖❖

پروفیسر محمد الیاس صدیقی ثانیؔ
شعبہ اردو،
پنجاب کالج، گجرات

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ

مائلِ تخلیق ہے اب بھی خدائے کائنات
پھیلتی جائے نہ کیوں پھر یہ ردائے کائنات

بے کراں کہتے ہیں جس کو، جس کو سمجھیں بے مثال
اس کے اک ادنیٰ اشارے میں سمائے کائنات

جس نے دی ہیں جلوتیں اس شش جہت امکان کو
ناز کیوں نہ اس کی خلوت کے اُٹھائے کائنات

کیوں نہ میں جھک جاؤں اس کی بارگاہِ عدل میں
ایک ذرّے میں جو اک پوری دکھائے کائنات

Marfat.com

کس کی آمد تھی چراغاں آسمانوں پر ہوا
کس کے استقبال کو مہکی فضائے کائنات

جب مشاہد بن کے میں چشمِ تصور وا کروں
ذہن کے خوابیدہ گوشوں کو جگائے کائنات

مجتبیٰ! جس نے بنایا ہے اِسے سیماب پا
گیت اُسی کی عظمتوں کے گنگنائے کائنات

اللہ اکبر

Marfat.com

نعتِ رسول ﷺ

غموں کا دُود مرے دل سے دُور کیا اُسؐ نے
کچھ اس طرح سے رگ و پے میں گھر کیا اُسؐ نے

بچا کے مجھ کو جہالت کی چیرہ دستی سے
میں بے خبر تھا مجھے باخبر کیا اُسؐ نے

دکھائی روشنی فطرت کے علم و عرفاں کی
شبِ جنوں کو مری یوں سحر کیا اُسؐ نے

بھٹک رہا تھا میں تیرہ و تار وادی میں
سوئے حرم مجھے محوِ سفر کیا اُسؐ نے

Marfat.com

مرے خیال کو بخشا خرد کا پیمانہ
پھر اس کو دے کے وفا بحرِ زر کیا اُسؐ نے

نوید بخش دی انسانیت کو رحمت کی
سبھی خطاؤں سے صرفِ نظر کیا اُسؐ نے

قبائے حق نے اُسے مجتبیٰؐ بنا ڈالا
ثنا سے اپنی ہمیں بہرہ ور کیا اُسؐ نے

صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بحضور حضرت امام حسین علیہ السلام

شیریں ہے انگبیں سے صداقت حسین کی
بے عیب لفظِ غم سے رفاقت حسین کی
جس نے بھی دیکھ لی ہے شجاعت حسین کی
اُس دل میں جاگزیں ہے محبت حسین کی
یہ بھی تو اک عنایتِ ربِّ جلیل ہے
قُربِ حسین دوریٔ غم کی دلیل ہے

Marfat.com

وہ کربِ صد بلا میں الجھنا حسین کا
گِر گِر کے بار بار سنبھلنا حسین کا
اُس ریگ زارِ خوں میں مچلنا حسین کا
اور ہو کر زرنگار نکلنا حسین کا
تازہ تھے زخم، گرچہ سراپا الم تھا وہ
خوں رنگ ظلمتوں میں بھی ثابت قدم تھا وہ

وہ روشنی جو اُس کے لہو سے عیاں ہوئی
اُٹھی وہ ریگ زار سے جوئے رواں ہوئی
ظلمت اُسی کی لَو سے ابد تک نہاں ہوئی
جو تیرگی تھی دین پہ وہم و گماں ہوئی
اپنے عمل سے راستہ حق کا دکھا گیا
اک دیپ راستے میں خرد کے جلا گیا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

بساطِ غزل

Marfat.com

غزل

حصارِ کوہ میں تھی وہ، مگر اکیلی تھی
عیاں تھی مجھ پہ مگر پھر بھی اک پہیلی تھی

اُسے جنون تھا تابندہ تر ہی رہنے کا
محبتوں کی ادا بھی نئی نویلی تھی

تھی کوہسار سے آتی ہوئی وہ جوئے رواں
سوار جس پہ تھا میں آرزو کی گیلی تھی

انا بچی تھی سو اُس پر ہی وار دی میں نے
کہ میری جان تو پہلے ہی اس نے لے لی تھی

Marfat.com

زمین جتنی تھی اوروں کے پاس تھی ساری
ہمارے پاس فقط پیار کی حویلی تھی

میں ساری رات جماتا رہا وہاں سرسوں
جو صبح دیکھا تو خالی مری ہتھیلی تھی

جو تیرے بعد مقدر تھی میرا تنہائی
بھرے جہاں میں وہی مجتبیٰ! سہیلی تھی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

جنت سے ہو کے آئی ہے محویّتِ خیال
اک پھول چُن کے لائی ہے پھر نیتِ خیال

جب تک نہ امرِ کُن اسے ربِ جلیل دے
بھٹکے گی کائنات میں ذُریّتِ خیال

مل جائے تُو اگر تو مجھے راس آئے گی
محشر کے روز لذّتِ ابدیّتِ خیال

جب تک یہ لا الہ کا ثمر بانٹتی رہے
پاکیزہ تر رہے گی عبودیّتِ خیال

رکھو گے جب بھی دل میں تمنا اجال کر
مہکے گی دشتِ شوق میں رمزیّتِ خیال

Marfat.com

اتنا مجھے یقیں ہے، وہ ہے میرے سامنے
جزوِ نظر ہوئی ہے الوہیّتِ خیال

میں اپنی خلوتوں میں ہوں کھویا ہوا مگر
گم اس کی جلوتوں میں ہے کیفیّتِ خیال

ہمت کرو تو آج بھی، اب بھی دکھائے گی
نقشے جنونِ شوق کے، حریّتِ خیال

تیرا خیال باعثِ تسکینِ جسم و جاں
تیرا وجود باعثِ تقویّتِ خیال

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

دیارِ علم کو نابود کر دیا گیا ہے
بدن کو گوہرِ مقصود کر دیا گیا ہے

جو پہلے علم کے موتی لٹاتا رہتا تھا
اب اس کے ذہن کو بارود کر دیا گیا ہے

جو بے شعور تھے سر پر بٹھا دیئے گئے ہیں
خرد کو وحشتِ نمرود کر دیا گیا ہے

فضا میں چاروں طرف جہل کے اندھیرے ہیں
کہ روشنی کا جہاں دُود کر دیا گیا ہے

Marfat.com

اندھیری رات میں جگنو جلا دیئے گئے ہیں
زیاں کو غلغلۂ سود کر دیا گیا ہے

میں کیسے پہنچتا پھر درکِ لامکانی تک
مجھے خلاؤں میں محدود کر دیا گیا ہے

بھلا دیا ہے اسے ہم نے، مدتیں گزریں
سبق وہ، آگ میں جو کود کر دیا گیا ہے

فنونِ علم و ادب طاق میں ہیں رکھے ہوئے
ہوس کو مادۂ افزود کر دیا گیا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

جہاں بھی بات دانائی کی ہوگی
وہیں پر شرط بینائی کی ہوگی

کسے معلوم تھا ملنے سے پہلے
کہ بس اک شب شناسائی کی ہوگی

خبر پھیلی تھی کل جو شہر بھر میں
تمہارے ساتھ رسوائی کی ہوگی

مجھے معلوم تھا اُس پار جا کر
کمائی روح فرسائی کی ہوگی

Marfat.com

خدا سے تم اُسی کو مانگ لینا
یہ دولت نقشِ زیبائی کی ہوگی

زر و دولت جہاں ہوگی مقدّم
لڑائی بھائی سے بھائی کی ہوگی

اُسے پھر مجتبیٰ! تُم ساتھ رکھنا
یہی قیمت شکیبائی کی ہوگی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

شبِ درازِ محبت سے ہار جاؤں گا
میں تیرے غم کی مسافت سے ہار جاؤں گا

میں فتح یاب تجھے پا کے ہو گیا ہوں مگر
تری انا کی عدالت سے ہار جاؤں گا

میں جیت جاؤں گا دشمن کی فوج سے لیکن
ترے بدن کی لطافت سے ہار جاؤں گا

ہر اک دلیل پہ وزنی دلیل دے کر بھی
تری نظر کی وکالت سے ہار جاؤں گا

Marfat.com

فصاحتوں کے سبھی پیچ و خم دکھا کر بھی
تری ادا کی بلاغت سے ہار جاؤں گا

یہ وہم دل سے نکالو کہ میں محبت میں
کبھی غموں کی تمازت سے ہار جاؤں گا

کبھی وفا کے تقاضوں سے کھاؤں گا میں شکست
کبھی جنوں کی قیادت سے ہار جاؤں گا

شکست ہی ہے مقدر تو مجتبیٰ! سن لو
اُسی کے پیار سے، چاہت سے ہار جاؤں گا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

وہ میرے نام کوئی انتساب کیا کرتا
مجھی کو اوڑھ کے مجھ سے حجاب کیا کرتا

جو اپنے نامہء اعمال پر ہوا نادم
وہ شخص اور کسی کا حساب کیا کرتا

مجھے تو اس کی جنوں خیزیوں سے تھا مطلب
میں اس کے علم کا پھر احتساب کیا کرتا

بنا کے دے گیا خیمہ بساط بھر آخر
سوائے اس کے وہ ننھا حباب کیا کرتا

Marfat.com

اسیر ہوگیا خود حلقہ ہائے نازش کا
رقم وہ زلفِ پریشاں کا باب کیا کرتا

وفا کی لاج رکھی اپنی آگ میں جل کر
اب اس سے بڑھ کے وہ تشنہ شباب کیا کرتا

وہ ایک جرعۂ جاں تھا جو اُس نے مانگ لیا
اِس ایک قطرے سے میں اجتناب کیا کرتا

وہ ایک لفظ میں اس نے سکھا دیا مجھ کو
پھر اس سے لے کے جنوں کی کتاب کیا کرتا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

کسی کے رازِ نہاں میں مجھے تلاش کرو
میں کھو گیا ہوں جہاں میں مجھے تلاش کرو

نہیں ہوں کوہ و بیاباں میں، دشت و صحرا میں
خود اپنے ربطِ بیاں میں مجھے تلاش کرو

میں ایک لفظ کا قیدی، میں اک ادا کا اسیر
کسی کے کوچہء جاں میں مجھے تلاش کرو

ہمیشہ ڈھونڈتے ہو تنکنائے حسرت میں
کبھی تو بحرِ گماں میں مجھے تلاش کرو

میں منہ میں رزقِ محبت لیے ملوں گا وہاں
جفا کے سنگِ گراں میں مجھے تلاش کرو

Marfat.com

غزل

وہ اپنے شوق کا یوں اعتراف کرتے ہیں
دلوں میں بیٹھ کے جو اعتکاف کرتے ہیں

کبھی وہ ہوتے نہیں ہیں کسی کے بھی محتاج
جو خرچ اپنا بقدرِ کفاف کرتے ہیں

وہ سونگھ پاتے نہیں کامرانیوں کی ہوا
جو صرف بیٹھ کے لاف و گزاف کرتے ہیں

جو جانتے ہیں کہ ہے عجز ہی متاعِ حیات
گناہ اشکِ ندامت سے صاف کرتے ہیں

Marfat.com

کبھی غلط پہ وہ کرتے ہیں جاں نثار اپنی
کبھی درست سے بھی اختلاف کرتے ہیں

نہیں وہ بخشتے جو عقل سے خطا ہو جائے
خطائیں دل کی وہ ساری معاف کرتے ہیں

کبھی چھپاتے ہیں باتیں وہ اپنے آپ سے بھی
کبھی ہر ایک پہ سب انکشاف کرتے ہیں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

یاد آتے ہیں سارے دن
تیرے ساتھ گزارے دن

محنت کش کے حصے میں
لمبی راتیں کارے دن

تیرے ساتھ جو بیتا ہے
سارے کام سنوارے دن

اڑ جاتے ہیں لمحوں میں
سارے پیارے پیارے دن

Marfat.com

جو گزرے ہیں بن تیرے
کتنے تھے بیچارے دن

تیری خاطر چلتے ہیں
سورج، رات، ستارے، دن

روک رکھے یا چلنے دے
اُس کے ہات ہمارے دن

ایک صدی کے بعد مرا
آیا شام کنارے دن

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

دشت و صحرا میں نہیں نور کے ہالوں کی تلاش
ہے مرے پیشِ نظر صرف غزالوں کی تلاش

منزلیں اُن کی طرف محوِ سفر رہتی ہیں
جن کو رہتی ہے گل افروز اُجالوں کی تلاش

بھیگی پلکوں ہی پہ رکھ دیتا ہے وہ ہونٹ اپنے
تشنہ لب شخص کو ہوتی نہیں پیالوں کی تلاش

وہ مری روح کے صحرا میں اتر جاتا ہے
پھر نہیں رہتی مجھے غم کے حوالوں کی تلاش

Marfat.com

جب وہ بن ٹھن کے نکل آتا ہے گھر سے باہر
پھر اسے رہتی ہے بس دیکھنے والوں کی تلاش

چیتھڑے چیتھڑے بکھرے ہوئے ہر سمت بدن
اور ہے تجھ کو یہاں زہرہ جمالوں کی تلاش

بس یہ خواہش ہے کہ مل جائے کوئی دل والا
مجھ کو گوروں کی نہ سرخوں کی، نہ کالوں کی تلاش

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

یہ زندگی جو بنی ہے وبال، کچھ نہ کہوں
گزارتا رہوں بس ماہ و سال، کچھ نہ کہوں

یہی ہے حکم کہ قصّے سناؤں ماضی کے
کسی بھی بات پہ میں حسبِ حال کچھ نہ کہوں

اُسے پسند ہے چُپ کی سزا مجھے دینا
کروں نہ اُس سے کوئی بھی سوال، کچھ نہ کہوں

کھڑا کیا ہے مجھے لا کے اُس نے اب کے، جہاں
رہوں میں ہجر سے محوِ وصال، کچھ نہ کہوں

Marfat.com

یہ اُس کا شوق، اُسی کا جنوں کہ میری انا
اگرچہ ہوتی رہے پائمال، کچھ نہ کہوں

یہ کیا ادا ہے کہ میں اُس کی گالیاں سن کر
نہ لاؤں دل میں ذرا بھی ملال، کچھ نہ کہوں

یہ حکم ہے کہ دلیلیں زمانے بھر سے چنوں
میں اُس کے نام کی دے کر مثال کچھ نہ کہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

قطعہ

رنگ چہرے کا ضیا پاش ہوا
دائرہ آنکھ کا آکاش ہوا
دیکھ کر میری تنک تابی کو
وہ مرے ساتھ سفر باش ہوا۔

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

میں چاہتا ہوں میری طلب بے مثال ہو
تم چاہتے ہو میرے جنوں پر زوال ہو

پھوٹیں مرے ہر اک بُنِ مو سے محبتیں
اظہارِ شوق حرفِ تمنا پہ دال ہو

آؤں نہ تیرے در پہ کبھی یوں خدا کرے
آنکھوں میں بے بسی کا سلگتا سوال ہو

رکھوں چھپا کے تیرے سراپا کو اس طرح
شانوں پہ تیرے میری محبت کی شال ہو

اس نے چرائی آنکھ کسی وجہ کے بغیر
میں سوچتا ہوں یہ بھی نہ دشمن کی چال ہو

Marfat.com

غزل

نشانِ عجز جبیں پر تلاش کرنا ہے
انا کے بُت کو ابھی پاش پاش کرنا ہے

ٹھہر گئی ہے یہ آ کر جنوں کے رستے میں
خرد کو محوِ غمِ ارتعاش کرنا ہے

بنا ہے غیر کوئی اب کے غمگسار اپنا
مجھے یہ راز بھی اپنوں پہ فاش کرنا ہے

غزل لکھی ہے شبِ غم گزارنے کو پر اب
سحر قریب ہے فکرِ معاش کرنا ہے

Marfat.com

جلا کے تیری رگوں میں چراغ الفت کا
ترے فسردہ لہو کو بشاش کرنا ہے

ہے وقت کی یہ ضرورت کہ ساتھ والوں کی
وفا کے بھیس میں ظلمت کو لاش کرنا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

گو تیرے بنا دہر میں تنہائی بہت تھی
پر نام ترا لینے میں رسوائی بہت تھی

اب چاروں طرف گھور اندھیرے ہیں فضا میں
تم تھے تو مری آنکھ میں بینائی بہت تھی

خالی ہی میں پھر در سے ترے لوٹ کے آیا
اوروں کی ترے سامنے شنوائی بہت تھی

پرکھا تو ترا ظرفِ محبت تھا تہی دست
انداز میں مہکارِ مسیحائی بہت تھی

Marfat.com

یہ میرا مقدر کہ مرے حصے میں آئی
دنیا تری چاہت کی تمنائی بہت تھی

اشکوں سے بجھاتا رہا شب بھر اسے تنہا
یادوں نے تری آگ جو دہکائی بہت تھی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

محبت میں کنارہ چاہتی ہیں
مری آنکھیں اشارہ چاہتی ہیں

لکیریں آسماں پر دیکھنے کو
بس اک ٹوٹا ستارہ چاہتی ہیں

مری خوشیاں تو ہیں محفل کی طالب
مگر آہیں سہارا چاہتی ہیں

تڑپنے کو صدائیں میرے دل کی
مری پلکوں پہ تارا چاہتی ہیں

Marfat.com

بسر کرنے کو میری سب وفائیں
کوئی دل غم کا مارا چاہتی ہیں

بڑی مدت سے پیاسی میری آنکھیں
بس اک جلوہ تمہارا چاہتی ہیں

دعائیں دل کی، دل کے ساتھ رکھنا
تمہیں سارے کا سارا چاہتی ہیں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

پھر اس کے بعد وہ چاہے گلے لگائے مجھے
میں اس پہ خوش ہوں وہ اک عمر آزمائے مجھے

میں اپنے آپ سے باہر نکلتا جاتا ہوں
مرے وجود میں واپس کبھی وہ لائے مجھے

مجھے دکھائے وہ منظر گلاب رُت کے کبھی
کبھی وہ قصۂ دار و رسن سنائے مجھے

کبھی سنے وہ مرے دل کی داستاں مجھ سے
سنا کے اپنی کہانی کبھی رُلائے مجھے

Marfat.com

بنوں میں اُس کے لیے گیت اُس کی چاہت کا
مدھر سروں میں وہ دھیرے سے گنگنائے مجھے

اُسے وفا کی طلب ہے مجھے جنوں کی تلاش
بنے وہ شوق کا پیکر خرید لائے مجھے

کبھی وصال کی گھڑیاں بھی ہجر میں گزریں
کبھی خیال ترا آ کے گدگدائے مجھے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

ذہن کو یاد سے تیری گل و گلزار کیا
نازشِ کوئے محبت کو سحر بار کیا

اک محل دل میں بنایا تھا بڑی چاہت سے
چند لفظوں میں فقط تو نے وہ مسمار کیا

میں نے تو اپنی انا تک بھی نچھاور کر دی
تو نے آرام سے مجھ کو پسِ دیوار کیا

زخم بھیجے تھے تجھے میں نے رفو کرنے کو
تُو نے کچھ اور بھی اِن کو لبِ اظہار کیا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

ہوا جو میں تباہ ہوں
مقدر کی گرہ ہوں

ابھی تو کچھ نہیں میں
ابھی سے بے پناہ ہوں

دیے بانٹے ہیں میں نے
اگرچہ روسیاہ ہوں

تری بخشش کا طالب
سراسر اک گناہ ہوں

Marfat.com

ہے کشتِ ناز ویراں
میں بے آب و گیاہ ہوں

میں خود ہی چور اپنا
خود اپنی ہی سپاہ ہوں

مجھے پاؤں میں رکھنا
کہ میں اک آبلہ ہوں

میں پہلے مجتبیٰ تھا
مگر اب سنگِ راہ ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تری اناؤں کو مطلوب ہونے والا ہوں
میں اپنی ذات میں مصلوب ہونے والا ہوں

مری اناؤں کا پنچھی قفس کو توڑ چکا
تری رضاؤں کا محبوب ہونے والا ہوں

میں پستیوں کا مسافر، میں تیرے پاؤں کی دھول
ترے جلال سے مغلوب ہونے والا ہوں

خطا ہوئی ہے سو اس کی سزا تو ملنا ہے
نگاہِ ناز میں معتوب ہونے والا ہوں

Marfat.com

شکستِ نازشِ الفت ہے منتقم تیری
تری نگاہ سے مضروب ہونے والا ہوں

تجھے خبر ہی نہیں میرے حال کی لیکن
ہوا چلی ہے کہ مجذوب ہونے والا ہوں

یہی مآل ہے میرا کہ مجتبیٰ! سر پر
کلاہِ صبر ہے، ایّوب ہونے والا ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

مرے خیال کو غم کی اجازتیں دے جا
مرے لہو کو جنوں کی تمازتیں دے جا

جو میرے پاس ہیں ساری، تری امانت ہیں
جو تیرے پاس ہیں، ساری محبتیں دے جا

میں اپنے آپ میں تجھ کو تلاش کرتا رہوں
کچھ ایسے ڈھنگ سے قربت کی راحتیں دے جا

میں اپنے ہوش میں کب ہوں کہ خود کو پہچانوں
ندیم بن کے خرد کو ندامتیں دے جا

Marfat.com

جو عمر بھر کی شکایات کا مداوا ہوں
مرے جنون کو اتنی وضاحتیں دے جا

جو تیرے ذہن میں گونجے وہ مجھ پہ نازل ہو
گدائے حرف کو ایسی سماعتیں دے جا

❖❖❖❖❖

میں منتظر تری آواز کا ہوں صدیوں سے
کوئی صدا بھی مرے کان تک نہیں پہنچی

Marfat.com

غزل

خوشی کی موج، وفا تیرے نام کرتا ہوں
میں اپنے غم کی ردا تیرے نام کرتا ہوں

بجھائے پیاس تو دو گھونٹ پی لیا کرنا
جو آنکھ میں ہے گھٹا تیرے نام کرتا ہوں

جو تیرے کان میں رس گھولتی رہے ہر دم
گلے کی ساری صدا تیرے نام کرتا ہوں

ہے تیرے ہاتھ، جلائے کہ یا بجھا ڈالے
میں زندگی کا دیا تیرے نام کرتا ہوں

Marfat.com

تری تمنا کا اک پھول میرے پاس رہے
مہک میں بہرِ خدا تیرے نام کرتا ہوں

تو اپنے حصے کی تاریکیاں مجھے دے دے
میں دل کی ساری ضیا تیرے نام کرتا ہوں

میں مجتبیٰ ہوں مجھے مانِ یہ بھی رکھنا ہے
خلوص و صدق و صفا تیرے نام کرتا ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

بڑھ گئی ہے اور میری جستجوئے انقلاب
سونگھ کر تازہ ہوا میں ایک بوئے انقلاب

نذر میں اس کی کروں گا اپنی ساری زندگی
میری رگ رگ میں بھری ہے جس نے خوئے انقلاب

زندگی اس کی، وفا اس کی، ہوائیں اس کی ہیں
جو بھی رکھے گا جہاں میں آبروئے انقلاب

ڈالتا ہے کہکشاؤں پر کمندیں بھی وہی
بہہ رہی ہو جس کے دل میں ایک جوئے انقلاب

Marfat.com

پھیلتا ہے روز اک تازہ لکیروں کا جہاں
دیکھتا ہوں آئنے میں روز رُوئے انقلاب

گردشِ حالات سے اکتا گیا ہوں اس قدر
جاگزیں دل میں ہے میرے آرزوئے انقلاب

منزلیں خود چل کے میرے پاؤں میں آ جائیں گی
کچھ تو ہے مائل طبیعت اس کی سوئے انقلاب

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

گر رہی ہے جھاگ اڑاتی آبشارِ زندگی
ہمسفر ہے موت کا سایہ کنارِ زندگی

جو بھی لکھو لوحِ قسمت پر مجھے منظور ہے
ہات تیرے دے دیا ہے اختیارِ زندگی

ڈالتا ہے ہر کوئی حصہ بقدرِ ظرف یاں
ہر گھڑی، ہر دم رواں ہے کاروبارِ زندگی

جام اک آنکھوں کا پھر سے چاہیے اس کے لیے
ٹوٹنے پھر سے لگا ہے اب خمارِ زندگی

Marfat.com

کچھ تو ہے تعمیر میں اس کی، جو ہے سب سے الگ
بن گیا انسان ہی کیوں شاہکارِ زندگی

تیرے مل جانے کی اک امید پر جیتا ہوں میں
ختم ہوتا ہی نہیں یہ انتظارِ زندگی

❖❖❖❖❖

لگی ہے ایک صدی دن کو کاٹنے میں مجھے
کہاں میں جاؤں کہ سر پر کھڑی ہے رات ابھی

Marfat.com

غزل

چلتے ہیں جہاں بھر میں سبھی پورے وہ قد سے
جو لوگ کسی طور گزرتے نہیں حد سے

کچھ روشنی چاہت کی مرے نام لگا دے
ڈرتا ہوں بہت تیرہ و تاریک لحد سے

یہ تجھ کو بھی معلوم ہے مٹ جائے گا سب کچھ
تفریق نہ کر دو کو ابھی دو کے عدد سے

یہ خود بھی تو صحرا ہیں ترستے ہیں ہمیشہ
تم خود کو بچائے رہو نفرت سے، حسد سے

Marfat.com

کہلاتے ہیں شاعر وہ کسی اور کے بل پر
ہیں رکن سے واقف، نہ سبب سے، نہ وتد سے

بیٹھا ہوں میں آئینۂ وجدان میں کر کے
مرکوز تری ذات پہ ایقان کے عدسے

یا رب! میں ترے حسنِ کمالات کا قائل
اُس حسنِ نظر سوز کی آنکھوں کی سند سے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تجھے تیری نظر سے مانگتا ہوں
یہ موتی چشمِ تر سے مانگتا ہوں

نہیں مجھ کو تمنا منزلوں کی
سفر، لطفِ سفر سے مانگتا ہوں

نقوشِ پا تمہاری چاہتوں کے
جنوں کی رہگزر سے مانگتا ہوں

مرے گھر کو ترے آنے کا رستہ
میں خود اپنے ہی گھر سے مانگتا ہوں

Marfat.com

میں تیرے پاس آنے کی اجازت
ترے دربانِ در سے مانگتا ہوں

خدا سے مانگتا ہوں غم کی دولت
میں تاریکی سحر سے مانگتا ہوں

محبت سے توقع ہے سکوں کی
میں یہ پانی شرر سے مانگتا ہوں

مجھے معلوم ہے میں مجتبیٰ ہوں
مگر خود کو اُدھر سے مانگتا ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

رُخ مری جانب سے اپنا پھیر کر
چل دیا وہ روشنی کو گھیر کر

آ بھی جا لے کر دیا اُمیّد کا
بجھ رہا ہوں اب نہ اتنی دیر کر

فیلِ وحشت کعبۂ دل کی طرف
اس کو سنگِ آگہی سے ڈھیر کر

درکِ غم کی روح اس میں پھونک دے
آرزوئے جاں بہ لب کو شیر کر

آسماں اتنی بلندی پر نہیں
اس کو اپنی جستجو سے زیر کر

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

منافقت سے نہیں جسم و جاں جو صاف ابھی
کرو نہ اپنی محبت کا اعتراف ابھی

ابھی نہیں ہوں سزاوار تیزی چاہت کا
مری سرشت میں ہے خوئے اختلاف ابھی

ابھی ریا کو اتارو، نمو سے جان چھڑاؤ
کرو نہ بیٹھ کے مسجد میں اعتکاف ابھی

Marfat.com

پڑا ہے خشک مرا دامنِ نشاط اب تک
روا نہیں ہے ترے غم سے انحراف ابھی

یہ میرے جرمِ محبت کو اور دے گا ہوا
کیا نہیں ہے جو تُو نے مجھے معاف ابھی

ابھی نہیں ہے کسی ہاتھ میں کوئی پتھر
فقیہِ شہر کو کرنا ہے انکشاف ابھی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

چشمِ کرم جو وا ہوئی جلوہ گہِ ظہور سے
شمعِ خیال جل اُٹھی برقِ ضمیرِ نور سے

دیتا ہے وہ جدائی کی سب سے کڑی سزا مجھے
صرفِ نظر کیا نہیں اس نے مرے قصور سے

پہلے بھی اس کو ناز تھا مجھ سے سخن شناس پر
کرتا ہے ذکر وہ مرا اب بھی بڑے غرور سے

بڑھ کے ہیں میرے واسطے ماتھے کی سلوٹیں تری
حُسنِ جنوں نواز سے، عشوہ طراز حور سے

Marfat.com

کرتا رہے گا انتظار، جیتے گا ایک دن تجھے
کیا کیا توقعات ہیں اِس دلِ ناصبور سے

ملتا ہوں تجھ سے جس طرح، دل میں یہی تڑپ رہی
آ کے ملے کبھی مجھے تُو بھی اُسی وفور سے

ہوتا ہے سامنے وہی، ہلتے ہیں اس کے ہونٹ بھی
آتی ہے اک صدا مجھے، دور، بہت ہی دور سے

اس نے مرے دماغ پر قبضہ کیا ہے اس طرح
ہوتا ہے جسم تار تار، لڑتا ہوں جب شعور سے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

جادہء جبر کا رہوار گنا جاتا ہے
متقی ہے جو، گنہگار گنا جاتا ہے

جب بھی ہوتی ہے کہیں بندہ شماری جگ میں
مجھ کو عشاق میں ہزار گنا جاتا ہے

جو نہیں جانتا کردار کے معنی کیا ہیں
وہ بھی اب صاحبِ کردار گنا جاتا ہے

گنتا رہتا ہوں اُسی شوخ کے بھیجے ہوئے غم
ساری دنیا میں جو دلدار گنا جاتا ہے

ہے مرے واسطے کانٹوں سے بھرا دشتِ خیال
اس کی فطرت کا جو گلزار گنا جاتا ہے

Marfat.com

غزل

ترے جو بھُولا ہوا شخص دھیان میں آیا
وہ ایک تیر تھا پھر سے کمان میں آیا

ضیائے فکر و عمل پڑ گئی مری مدھم
جبھی تو طائرِ ظلمت اُڑان میں آیا

تمہارے وہم نے شعلے اُچک لئے سارے
میں راکھ بن کے اگر خاکدان میں آیا

خریدتا ہوں تری قربتیں جنوں کے عوض
اسی لیے تو فقط تشنگان میں آیا

مجھے گمان ہوا میں نہیں رہا اس کا
میں جب بھی ہوش میں آیا، گمان میں آیا

Marfat.com

غزل

اشکوں سے غم کی آگ بجھانے کا حکم تھا
موتی یہ خاک پر ہی گرانے کا حکم تھا

رکھتا ہوں اشک آنکھ میں پردہ بنا کے میں
چاہت کو اک جہاں سے چھپانے کا حکم تھا

یہ حکم تھا کہ ربطِ محبت عیاں نہ ہو
ڈنکے کی چوٹ پر بھی بتانے کا حکم تھا

ہر جرعہِ بہار خزاں کی طرف چلے
ہستی کو اپنی آپ مٹانے کا حکم تھا

Marfat.com

صورتِ گرِ خیال نیا ہے، فضا نئی
دشتِ نمو عدم سے بنانے کا حکم تھا

صحرا کی جو جبیں پہ لکھا تھا ہواؤں نے
دریا کو زیرِ آب جمانے کا حکم تھا

سوغات بھیج کر ہمیں غم کی، جفاؤں کی
چہرے پہ پھر بھی پھول کھلانے کا حکم تھا

اس کا تھا حکم، اپنی زباں بند ہی رکھو
سب کچھ ہمیں بتاؤ! زمانے کا حکم تھا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

رہوارِ جنوں کی شان دیکھو
چلتا ہے وہ بے تکان دیکھو

بے تاب ہوں میں اِدھر بہت ہی
ہے اُس کا اُدھر دھیان دیکھو

ہے اس نے ہمارا ہاتھ تھاما
ٹوٹے گی کہاں یہ تان دیکھو

Marfat.com

میں جان بھی وارنے کو تیار
ہوتا ہے وہ بدگمان دیکھو

کہتا ہے کہ خود پر تان لینا
دے کر وہ مجھے کمان، دیکھو

تم نے تو فقط اک لفظ مانگا
حاضر ہے ہماری جان، دیکھو

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

دل کا ہر زخم وہ آشاؤں میں رکھ دیتا ہے
اور پھر دل کو مرے پاؤں میں رکھ دیتا ہے

میں نے جو دیپ جلائے ہیں لہو سے اپنے
دل انہیں درد کی دنیاؤں میں رکھ دیتا ہے

ہے اسے شوق جنوں خیزیٔ دل لکھنے کا
لکھ کے قرطاس پہ داناؤں میں رکھ دیتا ہے

Marfat.com

جوڑ کر حرف مرے نام کی نسبت کے سبھی
اپنے الفاظ کی میناؤں میں رکھ دیتا ہے

وہ سما جاتا ہے کچھ ایسی ادا سے مجھ میں
جھیل کا عکس بھی دریاؤں میں رکھ دیتا ہے

وصل کا جب بھی کبھی اس سے میں کرتا ہوں سوال
برف کی قاش تمناؤں میں رکھ دیتا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

قطعہ

روشنی فرش سے. وہ عرش تلک دیکھتا ہے
جو ترے حسن کی بس ایک جھلک دیکھتا ہے

کیا ہے مفہوم اُسے اِس سے سروکار نہیں
وہ تو نقّاد. ہے بس نوک پلک دیکھتا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

میں چپ ہوں مرا خیال چپ ہے
شیشے میں پڑا جو بال چپ ہے

بے جسم ہے گرچہ دانشِ کُل
ظاہر ہے جلال، جمال چپ ہے

ہے زخم صدائے کن کا مظہر
یہ گردشِ ماہ و سال چپ ہے

Marfat.com

نظریں تو اٹھا کے دیکھ آگے
ناطق ہے جواب، سوال چپ ہے

تھا بولتا ہنگامہء ماضی لیکن
اب کیا ہے جو تیرا حال چپ ہے

لگتا ہے کہ طوفان ہے تمہارے اندر
سُر چپ ہے تمہاری، تال چپ ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

جب بھی پھیلی کبھی صدائے جنوں
شہر بھر میں چلی ہوائے جنوں

عین ممکن ہے تو بدل جائے
عین ممکن ہے رنگ لائے جنوں

لوگ خیرات عقل کی مانگیں
میں ہوں لیکن فقط گدائے جنوں

عقل محدود، عشق شعلہ فشاں
بحرِ ذخّار تنگنائے جنوں

Marfat.com

اپنی ہی جان کا ہوا دشمن
شورشیں اس قدر اٹھائے جنوں

غیرتِ سنگ میں ہے چنگاری
ضبطِ پندار کو جلائے جنوں

اُس کی ساری خطا معاف کرے
بھا گئی ہے ہمیں ادائے جنوں

شدتِ درد سے رہے بے کل
وقت میں رنگ بھر کے لائے جنوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تحفہ ہائے وفا دیے، کیا کیا
غم کی بارش، ہوا، دیے، کیا کیا

دشتِ الفت کی رونقیں دیکھو
پھول غم کے کھِلا دیے کیا کیا

اس کو آزاد کر دیا یکسر
خود پہ پہرے بٹھا دیے کیا کیا

Marfat.com

اک غزل کو سنوارنے کے لیے
نقشِ وحشت جما دیے کیا کیا

وہ محبت کو عیب کہتا ہے
ہم نے دیپک جلا دیے کیا کیا

اس کو ہے دل ٹٹولنے کی ہوس
روگ مجھ کو لگا دیے کیا کیا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

دائرے جتنے بھی ممکن ہوں مٹاتے جانا
دشت در دشت مری خاک اُڑاتے جانا

کیوں ترے ذہن میں پھر حسرتِ گفتار رہے
بند ہونٹوں میں ہے جو بات سناتے جانا

ایک مدت سے یہ سیلاب رکا بیٹھا ہے
ہو جو ممکن تو کسی روز رُلاتے جانا

جانے کیوں غیر سی لگتی ہے یہ دنیا ساری
آج اک جام محبت کا پلاتے جانا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

رنج و آلام کو، آفات کو بھایا ہوا ہے
بوجھ جس دل نے ترے غم کا اُٹھایا ہوا ہے

اس کی دو وقت کی روٹی پہ ہیں نظریں کس کی
وہ جو مزدور پسینے میں نہایا ہوا ہے

ایک مدت سے تری زلف کو سر کرنے کا
ایک سودا سا مرے سر میں سمایا ہوا ہے

Marfat.com

جس کو ہر غم سے بچانے کی قسم کھائی تھی
میں نے ہر زخم اسی آنکھ سے کھایا ہوا ہے

پیار سے بولو تو میں دام میں آ جاتا ہوں
میں نے اس مد میں بڑا نام کمایا ہوا ہے

غم کے کانٹوں کی جہاں فصل اُگی ہے دل میں
اک گلستانِ محبت بھی اُگایا ہوا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

وہ تو سورج ہے، جلائے گا، سیاہی دے گا
روشنی مانگ کے بھی پیار کا راہی دے گا

میں اگر مِٹ بھی گیا، دارِ شکستہ پا سے
اک زمانہ میرے ہونے کی گواہی دے گا

وقت نے ہی تو سجایا ہے یہ نیرنگِ خیال
ایک دن وقت ہی دُشنامِ تباہی دے گا

سیر کر دیتا ہے اک جلوۂ حق بندوں کو
سوزِ غواصیِ دل تشنہ نگاہی دے گا

Marfat.com

پرتوِ فکر کا وجدان اگر ہو تجھ کو
سلسلہ سوچ کا اک لامتناہی دے گا

پائے اثبات میں لرزش نہیں آنے دینا
حاصلِ صبر و رضا فقر میں شاہی دے گا

مجتبیٰ! ظرفِ محبت کے خزینے سارے
ساری دنیا کو ترے در کا گدا ہی دے گا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

اپنے دعوے پہ دلیلوں کے نہ انبار لگا
بس یہ کافی ہے کہ تُو سر کو سرِ دار لگا

عین ممکن ہے کہ پھر اِذنِ حضوری ہو جائے
کِشتِ نیّت میں کوئی عجز کا گلزار لگا

پہلے انکار میں اقرار کا ہوتا تھا گماں
اب کے اقرار بھی تیرا مجھے انکار لگا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

سینہ مرے احساس کا شق ہونے لگا ہے
اس بات کا اس کو بھی قلق ہونے لگا ہے

پڑتی ہی نہیں تیری محبت کی پھواریں
گلزارِ محبت لق و دق ہونے لگا ہے

سرخاؤ اسے خون کی لالی سے، جنوں سے
تاریک اگر رنگِ شفق ہونے لگا ہے

رکھتا ہوں میں اب سر کو ترے در پہ جھکا کے
اب یاد مجھے پہلا سبق ہونے لگا ہے

میں نے تو ابھی اپنی زباں تک نہیں کھولی
کیوں رنگ ترا خوف سے فق ہونے لگا ہے

Marfat.com

غزل

انائیں وار کے بھی خارِ بے حضور ہوا
خدا کے سامنے رہ کر خدا سے دُور ہوا

مرا یقین ہی کم تھا وہ مجھ سے دُور نہ تھا
میں جب بھی وہم سے نکلا خرامِ طور ہوا

وفا کی ٹھان لی اُس نے محبتوں کے بغیر
مرے جنون کا اتنا اثر ضرور ہوا

Marfat.com

زمانے بھر کی جو رسوائیاں ملیں مجھ کو
اُسے پسند کیا ہے، یہی قصور ہوا

یہ بُعد کیا ہے، خلا کیا ہے، دُوریاں کیا ہیں؟
مرے خیال میں یہ وقفۂ ظہور ہوا

ہوا ہے ذِکر مرے مجتبیٰؐ کی رحمت کا
مری غزل کا ہر اک حرف، حرفِ نور ہوا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

آ سکو تو آ جاؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں
اب نہ اور تڑپاؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

بے وفاؤں کو چھوڑو، دل مری طرف موڑو
اپنے دل کو سمجھاؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

عقل کا اعادہ تم، شوق کا لبادہ تم
خود کو آ کے پہناؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

وقت کی ضرورت تھی دُوریوں میں گم ہونا
اب قریب بھی آؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

Marfat.com

دُھند چھائی رہتی ہے بے خودی کی چہرے پر
اس کو آ کے گہناؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

دل کی دل میں رکھنے سے غم کا گھاؤ بڑھتا ہے
کچھ نہ کچھ تو فرماؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

بوجھ بانٹ لو ہم سے، دل کی دھڑکنیں ساری
آنسوؤں سے گرماؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

آ ملو کبھی ہم سے اور ہماری سانسوں میں
اپنی سانس الجھاؤ، ہم اُداس بیٹھے ہیں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

اوجِ ہنر

میں نے جب اپنے مصائب تمھیں گنوائے تھے
تم نے بیکار بہانوں سے مجھے ٹال دیا
میں نے جب باندھ دیئے شعر میں وہ غم سارے
تم نے کھاتے میں مرے اوجِ ہنر ڈال دیا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

قطعات

پھول بن جائے اگر گیت مری چاہت کا
پیار سے اس کو ترے سر پہ سجا دوں جاناں
حرف در حرف مہکتے ہوئے لفظوں کے طفیل
خانۂ دل کی تجھے سیر کرا دوں جاناں

❖❖❖❖❖

ٹوٹے ہوئے تاروں کی طرح آتے ہو
پل بھر کی چمک آنکھ کو دکھلاتے ہو
موجود ہوں شیرازۂ الفت بن کر
بازار سے کیوں بندِ قبا لاتے ہو

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

ہاتھوں پہ اس کے ابھرا نقشِ جفا بڑا سا
خونِ جگر تھا میرا لگتا تھا گو حنا سا

اس کو خبر نہیں ہے جو میرے دل پہ بیتی
اس کا چلن ہمیشہ رہتا ہے بس ہوا سا

رُکنے لگی ہیں بنصیں حبسِ دوامِ دل میں
یہ زندگی کا منبع لگتا ہے اب خلا سا

آنکھوں کا رنگ تیری کچھ ہو گیا ہے ایسے
زخمِ جگر سے اُٹھتی چبھتی ہوئی ندا سا

Marfat.com

کل رات کی کہانی منتج ہوئی ہے اس پر
قلب و جگر میں جیسے محشر ہو اک بپا سا

ڈھونڈو گے ساری دنیا چھانو گے کہکشائیں
لاؤ گے پھر کہاں سے اک دوست مجتبیٰ سا

❖❖❖❖❖

سرگراں لوگ ہیں کیوں چہرہ چھپاتے پھرتے
آئینے کس نے سجائے در و دیوار کے ساتھ

Marfat.com

غزل

اوروں پر تو اکثر ہنستے رہتے ہیں
آؤ ذرا آج اپنے آپ پہ ہنستے ہیں

آج ہمیں تم سَلوٹ سلوٹ کر لینا
سو جاؤ تم، لو! ہم بستر بنتے ہیں

بہہ جاتا ہے ایک ہی پل میں وہ آنسو
جس کی آس میں درد زمانے لگتے ہیں

کتنے سادہ ہو تم باہر ڈھونڈتے ہو
ہم تو اپنے من مندر میں رہتے ہیں

سہنے کا انداز بدلتا رہتا ہے
دل پر زخم جفا کے سب کو لگتے ہیں

Marfat.com

غزل

پھیل جائے گی زمیں پر اک ردائے روشنی
پہن رکھی ہے اگر اس نے قبائے روشنی

درحقیقت کہکشاؤں کا پتہ دیتی ہے یہ
دور سے بس دھند کا دھبہ دکھائے روشنی

تیرگی سے پیار کرتا ہوں، تڑپ کانٹوں کی ہے
کیا یہ ممکن ہے کہ میرے گھر میں آئے روشنی

اب تو اپنا آپ بھی خود کو نظر آتا نہیں
ڈھونڈ کر مجھ کو کہیں سے اب تو لائے روشنی

Marfat.com

چاہیے پھر علم کی، اخلاق کی، اطوار کی
کون تاریکی مٹائے گا سوائے روشنی

یاس کی تاریکیوں کا ہر طرف اب راج ہے
اک دیا اُمید کا اب تو جلائے روشنی

پیار نے مجھ کو کیا ہے اک مریضِ بے دوا
چاہیے تھوڑی سی اب دل کو دوائے روشنی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

وہ مجھے ملنے سے پہلے نقشِ زیبائی نہ تھا
گو محبت کا امیں تھا پھر بھی سودائی نہ تھا

شوق تھا گرچہ اسے ہر گھر میں جانے کا بہت
لوگ کہتے ہیں کہ وہ پاگل تھا ہرجائی نہ تھا

فاصلے جب کم ہوئے تو نقش دھندلانے لگے
اس کا میرے پاس رہنا وجہِ بینائی نہ تھا

تم جسے سمجھے مری تنہائیوں کی بازگشت
توشۂ غم تھا کسی کا دردِ تنہائی نہ تھا

کل جسے اوڑھا تھا میں نے شہر بھر کے سامنے
تیری الفت کی ردا تھی طوقِ رسوائی نہ تھا

Marfat.com

غزل

لے گیا دُرِّ یقیں نقشِ گماں چھوڑ گیا
جاتے جاتے بھی وہ زخموں کے نشاں چھوڑ گیا

یہ بھی اندازِ محبت کہ گلہ کرنے کو
لے گیا تیر وہ سارے پہ کماں چھوڑ گیا

اپنی باتیں وہ سناتا رہا شب بھر مجھ کو
میرے سینے میں مگر چپ کا دھواں چھوڑ گیا

سونپ کر اپنی محبت کے خزینے سارے
راستے میں وہ مرے کوہِ گراں چھوڑ گیا

Marfat.com

اب میں کس کس سے کہوں، میں نہیں کہتا کچھ بھی
کیونکہ وہ منہ میں مرے اپنی زباں چھوڑ گیا

جن کو دنیا سے چھپانا تھا وہ سب کہہ ڈالے
جو عیاں کرنے تھے وہ بھید نہاں چھوڑ گیا

نقش جو صاف تھے وہ اس نے مٹا ڈالے سبھی
اپنی پہچان کے مبہم سے نشاں چھوڑ گیا

مجتبیٰ! اُس کو ہے نیرنگیٔ فطرت بھی عزیز
اس لیے دل میں وہ بت خانۂ جاں چھوڑ گیا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

زعم میں اپنے ایں خوئے بغاوت کا مگر
بے ارادہ وقت کے سانچے میں ڈھل جاتا ہوں میں

جب تصور۔باندھ .لیتا ہوں ترا میں ذہن میں
موسموں کے آنے جانے سے نکل جاتا ہوں میں

وقت کر سکتا نہیں مجھ کو کبھی اب پائمال
ٹھوکریں کھانے سے پہلے ہی سنبھل جاتا ہوں میں

من کی دنیا میں نہیں آتی کبھی بے رغبتی
مستقل تیری گلی میں آج کل جاتا ہوں میں

Marfat.com

غزل

ترے حصول کا ایقان حرفِ راز ہوا
وفورِ شوق کا ہر سلسلہ دراز ہوا

مجھے تو ناز تھا تجھ پر ہر اک حوالے سے
یہ اور بات کہ تو بھی زمانہ ساز ہوا

عجیب بات ہے جاناں کہ تیری ضد کے طفیل
میں تیرے قرب کی لذت سے سرفراز ہوا

یہ اعتراف ہے مجھ کو کہ تیری چاہت میں
ہر ایک لمحہ مرا وقفِ حرص و آز ہوا

مجھے خرد کی طلب تھی نہ معرفت کی تلاش
وہ ایک شخص ہی دل میں حریمِ ناز ہوا

Marfat.com

غزل

غم کی راہوں میں جو دلدار نہیں ہو سکتا
وہ کسی طور بھی غمخوار نہیں ہو سکتا

دیکھ لیتی ہے وہ دُوری پہ ہر اک شے کو مگر
آنکھ کو اپنا ہی دیدار نہیں ہو سکتا

کون دیکھے گا اُسے آنکھ میں مستور ہے وہ
آنکھ کو اپنا ہی دیدار نہیں ہو سکتا

Marfat.com

لڑکھڑا جائیں قدم جس کے کسی مشکل میں
منزلِ شوق کا رہوار نہیں ہو سکتا

اس کی دیوار کے سایے کی ہوس ہے لیکن
دشت میں سایۂ دیوار نہیں ہو سکتا

اُس نے چھینی ہے ردا مجھ سے مری الفت کی
اِس سے بڑھ کر کوئی آزار نہیں ہو سکتا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

میرے سینے میں ہیں جو سارے الم پتھر کے
کون کہتا ہے کہ ہوتے نہیں دم پتھر کے

سر بہ سر زخم ہوں اور اس پہ بھی زندہ ہوں ابھی
مجھ کو جتنے بھی ملے سب تھے صنم پتھر کے

اتنا پتھر ہے کہ پگھلا نہیں اک پل کے لیے
میں نے آنسو بھی کیے اس کو بہم پتھر کے

ایک پتھریلا سا چہرہ لیے ملتا ہے مجھے
دیکھتے ہی مجھے ہوتے ہیں قدم پتھر کے

Marfat.com

کچھ ہے عادت مجھے، ہر لحظہ جفا سہنے کی
کچھ وہ ایجاد بھی کرتا ہے ستم پتھر کے

کچھ ہمیں شوق ہے پتھر سی ہنسی ہنسنے کا
کچھ بنا لیتے ہیں اطوار بھی ہم پتھر کے

مجتبیٰ! تیرے مقدر میں تو پتھر ہیں سبھی
تیرے غمخوار بھی پتھر کے ہیں، غم پتھر کے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

زخم سے درد جدا، درد سے دل دار جدا
جو بھی سچے ہوں وہ ہوتے نہیں غم خوار جدا

اک بہانہ تھا فقط مجھ سے جدا ہونے کو
کر لیے تُو نے مرے طور سے اطوار جدا

تان کر چاروں طرف اپنی جفا کے سورج
تُو نے کی سایۂ دیوار سے دیوار جدا

اب تو مر کر ہی مرا نام ہٹے گا تجھ سے
جیتے جی پھول سے ہوتی نہیں مہکار جدا

Marfat.com

تیرے ہر کام میں ندرت بھی ہے، یکتائی بھی
تیرا اقرار جدا، صورتِ انکار جدا

ہر قدم دور ہوا جو بھی اٹھا میری طرف
رنگ نفرت کا الگ، پیار کی تکرار جدا

ہے عجب طرفہ تماشا تری فطرت جاناں!
تیری اقدار الگ ہیں، ترا کردار جدا

اس کو بھی اپنی ہی فطرت کا تماشا جانو
سر اگر میرا نظر آئے سرِ دار جدا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

دل میرا ترے دم ہی سے بت خانۂ جاں تھا
جو بھی تھا زباں پر مری افسانۂ جاں تھا

دل تیری محبت کا طلب گار ازل سے
تو جاں تھی مری، دل مرا پروانۂ جاں تھا

تجھ کو تھی فقط اُجلے سویروں کی تمنا
وحشت کا طلب گار، میں غم خانۂ جاں تھا

چاہیے تھا تجھے پیار بھی، دیوار بھی، در بھی
میں مفلس و محتاج تو ویرانۂ جاں تھا

تھا تلخ بہت اس لیے چکھا ہی نہ تُو نے
لبریز مئے درد سے پیمانۂ جاں تھا

Marfat.com

غزل

قصۂ درد کے گھمسان سے ڈر آتا ہے
تیری وحشت کے نگہبان سے ڈر آتا ہے

جو بھی لکھا وہ حقیقت میں بدلتے دیکھا
اپنے لکھے ہوئے دیوان سے ڈر آتا ہے

بہہ نہ جائے کہیں خاشاکِ محبت اس میں
دل میں اٹھتے ہوئے طوفان سے ڈر آتا ہے

ڈر نہیں موت کا اب اس کی جفا کے ہاتھوں
مستیِ شوق کے وجدان سے ڈر آتا ہے

Marfat.com

خوف آتا نہیں سلطاں کے ستم سے مجھ کو
تیری فطرت کے شبستان سے ڈر آتا ہے

تیرے سینے میں تلاطم ہیں نہ جانے کتنے
تیری پیشانی کے عنوان سے ڈر آتا ہے

میرا محبوب بھی تھا صورتِ انساں شاید
اس لیے اب تو ہر انسان سے ڈر آتا ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

ہر رنگ میں اس کو دیکھتا ہوں
دن رات اسی کو سوچتا ہوں

جو اپنی زبان کھو چکے ہیں
میں ان کی زبان بولتا ہوں

مٹھی میں ہوا کو بند کر کے
میں تیری طرف ہی پھینکتا ہوں

وہ مجھ سے بچا رہا ہے دامن
میں جس کی طلب میں جل بجھا ہوں

Marfat.com

گم گشتہ صدا تری وفا کی
میں اب بھی ہوا میں ڈھونڈتا ہوں

وہ مجھ سے گریز پا ہے لیکن
میں اُس کی طرف ہی بھاگتا ہوں

ٹھکرایا مجھے ہے کیسے اُس نے
حالانکہ اُسی کا مجتبیٰ ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

یہ خواہشِ بے ربط نہیں تشنہ لبی ہے
بے جسم کو چھونے کی طلب دل کو لگی ہے

آواز نے کانوں میں مرے شہد سا گھولا
ہے منہ میں ترے لفظ کہ مصری کی ڈلی ہے

تم ایک بھی سنتے نہیں بس کہتے ہو اپنی
ہم نے تو تری شوق سے ہر بات سنی ہے

یہ جسم تو پھٹ جاتا اگر ایک بھی سہتا
ہر بات تری ہم نے فقط دل پہ سہی ہے

جل جائے گا سب کچھ جو ذرا سی بھی عیاں ہو
اک آگ ہے جو سینے کے اندر ہی دبی ہے

Marfat.com

غزل

اک اشارہ سا کہانی کے جو عنوان میں تھا
اس کا ہر عکس مرے درد کے طوفان میں تھا

اب جزا اس کی ملے یا نہ ملے تیری رضا
میں نے وہ کر تو دیا جو مرے امکان میں تھا

تجھ کو حیرت ہے کہ وہ کون تھا شعروں میں مرے
ذکر تیرا ہی تو تھا جو مرے دیوان میں تھا

یوں تو تھے اور حوالے بھی مرے ذکر کے ساتھ
کشتۂ عشق و وفا ہی مری پہچان میں تھا

چن لیا اپنے لیے پہلی نظر میں مَیں نے
پھول الفت کَ تری، درد کے گلدان میں تھا

Marfat.com

غزل

لاکھ مشکل ہو روا رکھنا دفاعِ آرزو
ہو کسی صورت نہ وارد انقطاعِ آرزو

منزلیں اک خواب ہو جاتی ہیں ان کے واسطے
چھوڑ دیتے ہیں جو ہاتھوں سے متاعِ آرزو

ڈھونڈتے رہنا نئے رستے، نئے کوہ و دمن
باعمل رکھے گی تجھ کو اختراعِ آرزو

روشنی ہی روشنی ہر سمت لہرانے لگی
شوق پر اپنے پڑی جب بھی شعاعِ آرزو

آرزو مرجھا کے کھلنے کی رہے قائم سدا
پھول کے کھِلنے سے سیکھو اتباعِ آرزو

Marfat.com

غزل

پہلے ہی جرم پہ جنت سے نکالا ہوا دل
ہے مرے پاس فقط درد میں ڈھالا ہوا دل

ڈھونڈتا رہتا ہوں لیکن نہیں ملتا مجھ کو
اس کی آنکھوں نے ہے سینے سے نکالا ہوا دل

کر دیا تیرے حوالے کہ یہ حق تھا تیرا
تیرے ہی پیار کی آغوش میں پالا ہوا دل

Marfat.com

کھو گیا دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں تیری
ایک مدت سے تھا میں نے تو سنبھالا ہوا دل

نفرتیں جذب کرے پیار بکھیرے ہر سو
عشقِ خود سوز کی شمع سے اُجالا ہوا دل

ایک کونے میں پڑا رہتا ہے بے بس ہو کر
اک زمانے سے ہے سینے میں وہ ٹالا ہوا دل

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

چلی ہے جب سے مرے شہر میں ہوائے غزل
بنا دیا ہے مجھے اس نے رہنمائے غزل

غزل نے جب بھی محبت سے ہاتھ پھیلائے
یہ دل کا حال کہ ہر وقت گنگنائے غزل

اسی خیال نے سرمست کر دیا مجھ کو
مرے وجود میں بہتی ہے آبنائے غزل

صریرِ خامہ نوائے غزل میں ڈھل جائے
کچھ اس طرح سے رگِ جاں میں سرسرائے غزل

Marfat.com

یہ ایک خواہشِ بے جا بھی دل میں رکھتا ہوں
جہاں بھی جائے مجھے سامنے ہی پائے غزل

کسی بھی اور کے بس میں نہیں مجھے پانا
میں کھو گیا ہوں، کسی طور ڈھونڈ لائے غزل

کیا کسی نے اُسے مجھ سے بدگماں ہے بہت
دھواں اُڑانے کو اک دیپ ہی جلائے غزل

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

زندگی کالی گھٹا تھی پہلے
موج در موجِ صبا تھی پہلے

تجھ سے مل کر مجھے محسوس ہوا
زندگی ایک سزا تھی پہلے

تیری مسکان کہ ہے وجہِ جنوں
ایک معصوم ادا تھی پہلے

اب نگاہوں میں کھٹکتی ہے بہت
تیری تصویر خدا تھی پہلے

Marfat.com

اب وہ بندوق لیے پھرتی ہیں
جن کے ہاتھوں پہ حنا تھی پہلے

زندگی روزِ ازل سے قائم
موت تھی جو کہ جدا تھی پہلے

مجتبیٰ! اب ہے جفا کی ظلمت
وہ جو تنویرِ وفا تھی پہلے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تمہیں ہے یاد مرے ساتھ ابتدا ہونا
مجھے بھی یاد ہے تیرا غزل سرا ہونا

میں مانگتا نہیں تجھ سے دوائے دردِ جنوں
مجھے تو چاہیے اس درد کا دوا ہونا

یہ مرحلہ بھی مرے ہاتھ کی لکیر میں تھا
وفورِ شوق کا ہر چیز سے سوا ہونا

میں اس کو لیتا ہوں تشنہ ادائے خاص فقط
ذرا سی بات پہ تیرا چراغ پا ہونا

Marfat.com

اک عمر کوئے بتاں میں گزار کر بھی مرا
عجیب تھا تری چاہت میں مبتلا ہونا

یہ لطفِ خاص ہے شاید خدا کی الفت کا
محبتوں میں ہر اک زخم کا ہرا ہونا

کوئی بھی دوست مرے ساتھ آج تک نہ چلا
لکھا تھا تجھ سے بھی تقدیر میں، جدا ہونا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

وہ ایک شخص کہ جس سے کنارہ کرنا تھا
اُسی کو وقت نے اک دن ہمارا کرنا تھا

یہ کیا ہوا تری نظروں کے زاویے بدلے
تمہیں تو میری ہی جانب اشارہ کرنا تھا

یہی تو طے تھا کسی شرط کے بِنا تم نے
بہار بن کے خزاں میں گزارا کرنا تھا

میں جاں کے ساتھ انا کو بھی باندھ لایا ہوں
یقیں دلانے کو کوئی تو چارہ کرنا تھا

ادھورا چھوڑ دیا پیار کا، وفا کا چلن
تمہیں یہ کام تو سارے کا سارا کرنا تھا

Marfat.com

قطعہ

پتواروں کو زخمی ہاتھ چلاتے ہیں
آس ہیولے بیچ بھنور چکراتے ہیں
زخم مجھے لگتے ہیں سارے، لفظوں کے
مرہم بھی ان پر یہ لفظ لگاتے ہیں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

اک تیری دید سے مری روٹھی نظر بہل گئی
بہکی ہوئی تھی زندگی پل میں مگر سنبھل گئی

تُو ہو کبھی تو رُوبرو، تجھ سے ہو دل کی گفتگو
اک یہی آرزو تھی بس، دل سے مرے نکل گئی

روحِ طلب سے بے نیاز، اس کا خیال دل گداز
آرزوئے خُجستہ گام دل میں مچل مچل گئی

Marfat.com

آیا ہی تھا دماغ میں عکس ترے جمال کا
''بزمِ خیال میں ترے حُسن کی شمع جل گئی''

ہم کہ جنونِ شوق میں حد ہی سے تو گزر گئے
اس کی جفا کی راگنی اشکِ وفا میں ڈھل گئی

حُسنِ طلب سے زندگی رشکِ بہشت تھی اگر
حسنِ عمل سے ہی مگر بن وہ جزا کا پھل گئی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

خزاں سے بڑھ کے فسردہ ہزار گزری ہے
ترے بغیر جو اب کے بہار گزری ہے

گزر رہی ہے جو کیفیتِ جنوں تجھ پر
ہمارے دل پہ دمِ انتظار گزری ہے

لٹا رہی ہے جو الفت، مرے رقیبوں پر
کبھی اِدھر سے بھی وہ جوئیبار گزری ہے

کوئی تو ہو گا مسیحا، کبھی تو آئے گا
''تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے''

Marfat.com

اسے تو چاہیے غم خوار بھی، نئے غم بھی
یہ رات، ہجر کا لے کر خمار گزری ہے

تمھیں جو غور سے بس اک نظر ہی دیکھا تھا
پھر اس کے بعد بہت بے قرار گزری ہے

کلیجے شق تو ہوئے ہوں گے رہرووں کے ضرور
کہ اہتمام سے وہ زر نگار گزری ہے

Marfat.com

غزل

ہوا ہو کر ترے گھر سے جو دیوانی نہیں جاتی
مجھے لگتا ہے میرے گھر سے ویرانی نہیں جاتی

اسے پہچان کر بھی میں نے پوچھا، کون ہو جاناں؟
اسی اک بات کی اب تک پشیمانی نہیں جاتی

مجھے اپنا کے، قسمیں کھا کے، اس نے چھوڑ بھی ڈالا
بڑی تاویل کرتا ہوں پہ حیرانی نہیں جاتی

کیے ہیں مسخ تو نے اس طرح سے خال و خد میرے
کہ مجھ سے اپنی ہی تصویر پہچانی نہیں جاتی

اُسے یہ وہم ہے کہ اب بھی اُس کا حکم چلتا ہے
سبھی کچھ چھن گیا پر خوئے سلطانی نہیں جاتی

Marfat.com

غزل

زباں کو حرف، سرِ عام کرنے والا ہوں
میں ظرفِ شوق ترے نام کرنے والا ہوں

تری نگاہ کو تسکیں اسی سے ہوتی ہے
میں اپنا عکس بھی نیلام کرنے والا ہوں

اگرچہ نام تمہارا بھی ساتھ آئے گا
میں اپنے آپ کو بدنام کرنے والا ہوں

یہ کہہ رہی ہے تری سرد مہریِ الفت
فسانۂ غمِ دل عام کرنے والا ہوں

Marfat.com

نہیں تھا کرنا کبھی انکشاف جو مجھ کو
اے میرے گھر کے درو بام! کرنے والا ہوں

سنے گی خلق مرے قہقہے بھی درد کے ساتھ
چمکتے دن کو جو میں شام کرنے والا ہوں

ہو روزِ حشر بھی تیری طلب ہی پیشِ نظر
یہی تو خواہشِ بے ذام کرنے والا ہوں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تجھ سے مل کر آتا ہوں
زخم نئے سہلاتا ہوں

ساری دنیا جانتی ہے
تیرے ہی گن گاتا ہوں

پوچھ لے بے شک لوگوں سے
تیرا ہی کہلاتا ہوں

تیری آنکھ میں یوشیدہ
آنسو ہوں، بَہ جاتا ہوں

Marfat.com

اب تجدید نہیں ممکن
خود کو میں سمجھاتا ہوں

غم سے مہلت مانگ کے میں
وقت کو بھی بہلاتا ہوں

وقت نہیں تھمتا لیکن
میں ہی رُک رُک جاتا ہوں

❖❖❖❖❖

کون ہے وہ شہسوارِ اشہبِ علم و ادب
خوشبوئیں بڑھنے لگی ہیں جس کے استقبال کو

Marfat.com

غزل

طوق دانائی کے اس شخص نے پہنے ہوئے ہیں
اور ہم پہلے ہی زنجیر سے سہمے ہوئے ہیں

وہ جو فطرت کے اشاروں کو ہوا دے رہا ہے
اس نے انجام ستاروں کے بھی دیکھے ہوئے ہیں

مجھ سے پوشیدہ ہیں سب راز ازل کے لیکن
سامنے میرے مظاہر بھی تو رکھے ہوئے ہیں

تیرے آئینۂ خود سوز سے میں بھی تو جلا
میرے آئینے تری آنچ سے پگھلے ہوئے ہیں

تیری نفرت نے جنوں خیزیاں اوڑھے رکھیں
تیر یہ تو نے سبھی مجھ ہی پہ تانے ہوئے ہیں

Marfat.com

غزل

کیسا ہے وہ پیکر کہ یقیں میں نہ گماں میں
آتا ہے نظر گاہے وہ مبہم سے نشاں میں

باہر ہے کوئی اور جو کرتا ہے اشارے
کیا میں بھی کوئی عکس ہوں آئینۂ جاں میں

تبلیغ وہ کرنے نہیں دیتا مجھے غم کی
رہنے بھی نہیں دیتا وہ خوشیوں کے جہاں میں

پہلے تھی مری بات تیقّن کی علامت
اب جھوٹ نظر آتا ہے کیوں میرے بیاں میں

انکار ترا آگ میں دہکا ہوا دوزخ
جنت سمٹ آئی ہے تری چھوٹی سی 'ہاں' میں

Marfat.com

غزل

لفظوں کی سلسبیل سے معنی کا جبر توڑ دے
روئے سخن دماغ سے دل کی طرف بھی موڑ دے

ہر سو دماغ کرنے کے حیلے ہیں بزمِ شوق میں
تو ہی دلِ خجستہ خو رسمِ طرب کو چھوڑ دے

ٹوٹے تھے جس مقام پر آرزوؤں کے زمزمے
سلسلہ ہائے جستجو پھر سے وہیں سے جوڑ دے

دل میں رہا تو گائے گا تیری وفا کا گیت یہ
قطرۂ خوں بچا ہے اک، دل سے اسے نچوڑ دے

ہم نے جھکا دیا ہے سر تیرے حضور عجز سے
چاہے تو سینے سے لگا، چاہے تو اس کو پھوڑ دے

Marfat.com

تین شعر

روزِ روشن میں بھلا آنکھ کھُلے کیا اُن کی
شب کے ہنگاموں سے فرصت نہیں ملتی جن کو

وہ بھی آ جاتے ہیں محفل کی بڑھانے رونق
گھر سے جانے سے اجازت نہیں ملتی جن کو

اس کی گلیوں میں گزرتے ہیں شب و روز ان کے
بات کرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی جن کو

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

زندگی اس طرح گزاری ہے
جیسے جوئے میں شرط ہاری ہے

جس طرف جا رہا ہوں میں، اسی سمت
زلزلے کا سفر بھی جاری ہے

لوگ تو جاں نثار کرتے ہیں
میں نے اپنی انا بھی واری ہے

چھین لی ہے مری صدا تم نے
تم ہی کہہ دو، یہ غمگساری ہے؟

Marfat.com

کر رہے ہو بسر تمھی اس کو
کہنے کو زندگی ہماری ہے

یہ نشاطِ ہوس نہیں جاناں
تم سے ملنے کی بے قراری ہے

سہہ رہا ہوں جو ایک مدت سے
تیرے لفظوں کی سنگ باری ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

ٹوٹتا ہے جب کبھی میرا خمارِ اضطراب
کھینچتا ہوں بے قراری سے شرارِ اضطراب

جو بظاہر پُرسکوں ہیں، لطمۂ طوفاں ہیں وہ
پُرسکوں ہوتے ہیں سب سے بے قرارِ اضطراب

وہ جو طالب تھے سکوں کے اب خزاں دیدہ ہوئے
رونقِ گلشن ہیں دیکھو! برگ و بارِ اضطراب

بے خبر ہے منزلوں سے، بے نیازِ سنگِ میل
کہکشاؤں کا مسافر، شہسوارِ اضطراب

Marfat.com

جس کو رہتی ہے ہمیشہ گوہرِ یکتا کی دُھن
طے نہیں کرتا کبھی وہ رودبارِ اضطراب

بے ثباتی سے چُراتی ہے گل و برگِ نشاط
گو اِرم نادیدہ ہے کِشتِ بہارِ اضطراب

تُو بھی معتوبِ زمانہ مجتبیٰ! ہو جائے گا
تھام کر چلتا ہے اب تُو بھی مہارِ اضطراب

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

میری قسمت حویلیوں جیسی
چلتے پانی میں گیلیوں جیسی

ذہن میرا ضیائے دن جیسا
تیری فطرت پہیلیوں جیسی

اب وہ خونی نظر کہ اُف اللہ
تھی کبھی تُو سہیلیوں جیسی

ہو گئی ہے مری خِرد کی رَوِش
انجمن میں اکیلیوں جیسی

Marfat.com

غم کی آواز بن گئی ہے مری
بے صدا کی ہتھیلیوں جیسی

وحشتوں میں وہ ایک صدائے جنوں
لگ رہی ہے چمیلیوں جیسی

حالتِ قوم، رہنما کے بغیر
بکھری بکھری سی ریلیوں جیسی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

تُو نے دیکھا موت کو بھی گلفشاں ہوتے ہوئے
میں نے دیکھی زندگی نقشِ گماں ہوتے ہوئے

اک ستارا بھی نہیں چمکا سرِ مژگاں کبھی
ہم تہی داماں تھے کتنے آسماں ہوتے ہوئے

سامنے رہ کر بھی تجھ سے فاصلے بڑھتے گئے
ہم خزاں تھے فصلِ گل کے درمیاں ہوتے ہوئے

ہم نے دیکھا اک تری ترچھی نظر کے خوف سے
اپنی ساری منزلوں کو بے نشاں ہوتے ہوئے

زندگی بھر اشکِ خوں سے ہم وضو کرتے رہے
دیکھ کر غیروں پہ تجھ کو مہرباں ہوتے ہوئے

Marfat.com

بزمِ خیال

Marfat.com

نقش فریادی

نقش جب بولتے ہیں
اُڑنے کو پر تولتے ہیں
تب ہی انساں پہ حقیقت یہ عیاں ہوتی ہے
نقش تو نقش ہے
اپنے ہی مصوّر کے ارادوں کا اسیر
جب مصور ہی نہ چاہے
تو بھلا نقش کہاں تک بولے
اُڑنا چاہے تو فضا کھینچ کے لے آئے اسے
دائرہ دائرہ محدود مقدر کے حضور
پھر یہ ادراک ہی کافی ہے

Marfat.com

کہ وہ نقشِ گماں
اپنے ہونے کا تیقّن لے کر
اپنی تجرید کے مصدر سے نکل آیا ہے
پر سمجھتا ہے کسی شوخ نے حکمت سے بڑی
لوحِ محفوظ پہ تحریر کیے ہیں یہ نقوش
اور ہر نقش ہے
فریاد کناں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

تلاشِ بہار

خزاں سے خوف نہ کھانا
خزاں تو آتی ہے
بہار کے سبھی سوتے
خزاں سے پھوٹتے ہیں
یہ سوکھے سوکھے سے پودے
یہ ٹُنڈ مُنڈ درخت
کہ جن کو دیکھ کے موسم اداس ہو جائے
یہ زرد پتوں کا موسم سدا نہیں رہتا
تغیراتِ زمانہ بدل ہی دیتے ہیں
انھی درختوں کی بے رنگ خشک شاخوں سے
نئے شگوفے، نئی کونپلیں نکلتی ہیں

Marfat.com

جہاں بدلتے ہیں اِس بُوستاں کے سب منظر
وہیں پہ وادیاں چولے نئے بدلتی ہیں
جنوں سے ڈرنا نہیں
کیونکہ اس جنوں سے ہی
فرازِ عشق کے سب راستے نکلتے ہیں
گھٹا ہو کتنی ہی کالی
پر اس کے پردے سے
نکلتا ہے رُخ روشن
کہ جس کی کرنوں سے
ہر ایک سمت
بڑی روشنی بکھرتی ہے
تو پھر تلاشِ بہاراں ہی
مدعا ٹھہرے
خزاں میں ٹھٹھرے ہوئے
اور جنوں سے سہمے ہوئے
مرے چمن کے خزاں دیدہ پھول کلیوں کا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

اُجالا

ایک مدت سے جو طاری تھا خزاں کا موسم
وقت نے دیکھ لیا ظلمتِ جاں کا موسم
کتنا بیباک تھا اَسرارِ نہاں کا موسم
بے اَماں دَور کو کہتے تھے اماں کا موسم
دھند تھی چاروں طرف ظلم کے اندھیاروں کی
بات تک سنتا نہ تھا کوئی بھی لاچاروں کی

Marfat.com

ایک گل رنگ سویرا جو حرا سے اُترا
دامنِ کوہ میں ڈر، دوشِ صبا سے اُترا
پردۂ وقت اگر کوہِ ندا سے اُترا
ہم نے دیکھا کہ جنوں روئے صفا سے اُترا
دنگ تھی حسنِ جنوں پاش پہ زیبائی بھی
دیکھتی رہ گئی منہ دشت کی تنہائی بھی

آج جو گلشنِ الفت پہ خزاں چھائی ہے
دشتِ الفت کے مکینو! شبِ تنہائی ہے
دہشتِ قلب و نظر کس نے یہ پھیلائی ہے
بات نکتے کی بہت، وقت نے سمجھائی ہے
ہو جو انصاف کا داعی اسے رہبر کر لو
اپنے دامانِ جنوں حُبِ وطن سے بھر لو

Marfat.com

آج پھر چاہیے اک اُمتِ واحد ہم کو
چاہیے دہر میں انصاف کا شاہد ہم کو
اب نہیں چاہیے بس عابد و زاہد ہم کو
آج درکار ہے اک مردِ مجاہد ہم کو
وہ جو سکھلائے ہمیں درسِ محبت ہر دم
وہ کہ جو دُور کرے ذلت و نفرت ہر دم

پھر بڑی روشنی پھیلے گی مرے گلشن میں
دب کے رہ جائے گی ظلمت بھی کسی مدفن میں
شوخیاں حُسن کی اُتریں گی مرے آنگن میں
بجلیاں عشق کی لہرائیں گی خستہ تن میں
پرچم انصاف کا ہر چیز سے بالا ہو گا
اک یہی شمع جلے گی تو اُجالا ہو گا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

مجھے بس یاد ہے اتنا

مجھے بس یاد ہے اتنا
کہ اک تقریب تھی برپا
یکا یک اک نظر میری طرف اٹھی
اسے میں نے
مجھے اس نے
بڑے ہی غور سے دیکھا
کہ جیسے مدتوں کے بعد
بچھڑا دوست ملتا ہے
تو حیرانی بھی ہوتی ہے
اسے پہچاننے میں کچھ پریشانی بھی ہوتی ہے
پھر اس کے بعد
ان دیکھی فضاؤں نے مجھے گھیرا
میرے پاؤں کے نیچے سے زمیں سرکی
فلک نے اپنی چھاؤں اک طرف کر دی

Marfat.com

بگولا بن گئی ساکن ہوا
بہاروں نے نظر پھیری
خزاں سوکھے ہوئے پتے اڑا کر
میرے آنگن میں چلی آئی
جسے دیکھوں
وہی نظریں چُراتا ہے،
رُلاتا ہے
مگر میں ہوں
کہ پتھر بن کے بھی شاید
اسی کے گیت گاتا ہوں
وہ بالکل اجنبی تھی
پھر بھی دل نے یہ کہا مجھ سے
وہ تیری ہے فقط تیری
مگر
اُسے چھونا نہیں
جل جاؤ گے ورنہ
اُسے مت دیکھنا کیونکہ
اُسے جو دیکھ لیتا ہے

Marfat.com

تہی آنکھوں سے ہوتا ہے

اُسے مت سوچنا کیونکہ

اُسے جو سوچ لے دل میں

وہ دل سے جا تا رہتا ہے

وہ جاں اپنی جلاتا ہے

تو پھر میں نے کہا دل سے

یہی تو چاہتا ہوں میں

اُسے چھو کر میں جل جاؤں

اُسے پا کر پگھل جاؤں

اُسے دیکھوں

تو پھر کچھ اور میں دیکھوں نہ آنکھوں سے

اُسے سوچوں

تو بس پھر سوچتا جاؤں اسی کو میں

اُسے پانے سے پہلے بھی

یہی تو چاہتا تھا میں

اُسے کھونے کے بعد اب بھی

یہی تو چاہتا ہوں میں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

سچائی

محبت آ گہی بن کر
مری رگ رگ میں اتری ہے
محبت-----
پھول سے خوشبو چراتی ہے
کبھی-----
تتلی سے رنگوں کو اڑاتی ہے
کبھی-----
کلیوں سے مسکانیں
کبھی راگوں سے لیتی ہے
مدھر تانیں
کبھی-----
پانی کے بہنے کی

Marfat.com

حلاوت سے بھری

آواز بنتی ہے۔

کبھی۔۔۔۔۔

غنچے چٹخنے کی صدا بن کر

ہوا میں پھیل جاتی ہے

کبھی وہ۔۔۔۔۔

کہکشاں سے آنے والی روشنی بن کر

پتا دیتی ہے منزل کا

کبھی۔۔۔۔۔

وہ بن کے اک غولِ بیابانی

ڈراتی ہے صداؤں سے

جفاؤں سے

جنوں خیزی کی شوریدہ گھٹاؤں سے

مگر ڈرتے نہیں

سچی لگن کے راہروان سے

انہیں تو صرف چلنا ہے

اُسی تابندہ رستے پر

کہ گردِ راہ ہیں جس کی

Marfat.com

وہ ساری کہکشائیں
اور بگولے بھی سدیموں کے
کہ جن سے
حکمِ کُن سے
بنتے رہتے ہیں
نئے سورج
نئے تارے
مجھے بھی صرف چلنا ہے
اُسی تابندہ رستے پر

❖❖❖❖❖

Marfat.com

فانوس

تمہیں ملنے سے پہلے بھی
مجھے تم سے محبت تھی
اگر چہ یہ یقیں دلوانا مشکل ہے
مگر پھر بھی
مرے وجدان کی سرگوشیاں
اس بات کی تصدیق کرتی ہیں
خوشی پہلے بھی ملتی تھی
خوشی تو اب بھی ملتی ہے
مگر خوشیاں جو پہلے تھیں
مجھے وہ سہنی پڑتی تھیں
اور اب کے
وہ محبت کی تپش
جو دل میں بستی ہے
خوشی اس کے مقابل میں
کوئی وقعت نہیں رکھتی

❖❖❖❖❖

Marfat.com

وقت

گزر چکی ہیں
جو لاکھوں صدیاں
وہ ایک پَل تھا
جو آنے والا ہے
ایک لمحہ
وہ اک صدی ہے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

دائرہ

یہ زمیں دائرہ

آسماں دائرہ

چاند تارے سبھی اور سیّارگاں

اور اوجِ ثرّیا کی پہنائیاں

سورج اور کہکشاں

ذرۂ جوہری

اور مری زندگی

سب کے سب

ایک محدود سے دائرے میں رواں

Marfat.com

اک خطِ مستقیم
اس طرح کھینچ دو
اک سِرا جس کا مشرق کی جانب چلے
دوسرے کا ہو مغرب کی جانب سفر
پھر یہ دونوں سرے
کائناتی تسلط کے زیرِ اثر
گھوم کر ایک دُوجے سے مل جائیں گے
اور بن جائے گا
اک انوکھا
نرالا
مگر
بے کراں دائرہ

❖❖❖❖❖

Marfat.com

لکیر

سنو!

اس لکیر سے آگے

اس لکیر سے پیچھے

تم کو جو دکھائی دے

مت کسی کو بتلانا!

مت کسی کو سمجھانا!

ورنہ دیکھنے والے

آرزو کے رکھوالے

چھین لیں گے تم سے بھی

Marfat.com

جستجو کے سب سپنے
خواب کے دریچوں سے
خواب ہی تو ہیں اپنے
اس لیے ضروری ہے
تم کو جو دکھائی دے
مت کسی کو بتلانا
تم کو جو سجھائی دے
مت کسی کو سمجھانا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

پنجاب کالج، گجرات کیمپس

کروں نامِ خدا سے میں اگر اظہار بسم اللہ
بڑھے گی اور اس سے پیار کی مہکار بسم اللہ
ترے گلشن میں ہو ہر دم یہی چہکار بسم اللہ
لکھے جو بھی اِسے، لکھے فقط گلزار بسم اللہ

یہ میری آنکھ کا تارا، مرا پنجاب کالج ہے
بڑا سوہنا، بڑا پیارا، مرا پنجاب کالج ہے

Marfat.com

☆

شجر ہے علم کا، ہم اس کے سایے میں پنپتے ہیں
یہاں رہتے ہوئے ہم پھولتے ہیں اور پھلتے ہیں
تعیّن کردہ راہوں پر جو ہم دن رات چلتے ہیں
اِسی کا فیض ہے سارا کہ منزل تک پہنچتے ہیں
محبت کا یہ گہوارا، مرا پنجاب کالج ہے
بڑا سوہنا، بڑا پیارا، مرا پنجاب کالج ہے

☆

بڑے باظرف بھی اور مہرباں بھی رانا یونس ہیں
کرے جو کام، اُس کے قدرداں بھی رانا یونس ہیں
پرنسپل ہیں تو پھر پاسباں بھی رانا یونس ہیں
زمینِ آگہی کے آسماں بھی رانا یونس ہیں
اِس آگاہی کا مینارا، مرا پنجاب کالج ہے
بڑا سوہنا، بڑا پیارا، مرا پنجاب کالج ہے

Marfat.com

☆

وہ اُستادانِ فن، پیشہ ہے جن کا علم پھیلانا
محبت سے جھڑکنا اور پھر شفقت سے سمجھانا
بُرائی سے بچانا اور نیکی کا سبق دینا
پکڑ کر ہاتھ پھر اَوجِ ثرّیا تک بھی لے جانا
اِنھی کے شوق کا دھارا، مرا پنجاب کالج ہے
بڑا سوہنا، بڑا پیارا، مرا پنجاب کالج ہے

☆

اسے محفوظ مولا ظلمتِ شب سے سدا رکھے
رہے یہ منفرد سب سے، اِسے سب سے جدا رکھے
چراغِ علم سے روشن، محبت کی صدا رکھے
دُعا ہے بس یہی قائم اِسے میرا خدا رکھے
زباں پر ہے یہی نعرہ، مرا پنجاب کالج ہے
بڑا سوہنا، بڑا پیارا، مرا پنجاب کالج ہے

☆

Marfat.com

اے ارضِ وطن

تسخیر نئے کوہ و دمن کرتے رہیں گے
یہ کام اگرچہ ہو تھکن کرتے رہیں گے

ہر پھول معطر ہو تو ہر شاخ ثمر دار
اس شان سے تعمیر چمن کرتے رہیں گے

اسلاف سے سیکھیں گے چلن راہِ وفا کا
قربان تری رَہ میں بدن کرتے رہیں گے

اے ارضِ وطن! تیرے لیے دکھ بھی سہیں گے
تکرار وہی دار و رسن کرتے رہیں گے

پھر امن و صداقت کا عَلَم ہاتھ میں لے کر
تجدیدِ وفا اہلِ وطن کرتے رہیں گے

جس کام سے دنیا میں ترا نام ہو روشن
وہ کام بصد شوق و لگن کرتے رہیں گے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

خودانحصاری

باتیں چھوڑیں، کام کی سوچیں آؤ غور کریں
کام میں اپنے دل کو لگائیں آؤ غور کریں
خودداری کا چولا پہنیں آؤ غور کریں
اپنی دنیا آپ بنائیں، آؤ غور کریں

کون کسی کا ہے دنیا میں جھوٹے سارے دھندے
چاروں سمت لگے ہیں اب تو جھوٹ فریب کے پھندے
کس کی مانیں کس کو چھوڑیں، آؤ غور کریں
اپنی دنیا آپ بنائیں، آؤ غور کریں

Marfat.com

رستے میں دیوار بھی ہو گی، در بھی، دروازہ بھی
بکھرا ہوا ہر سمت میں ہوگا شہر کا شیرازہ بھی
اپنے قدم ہم آپ اٹھائیں، آؤ غور کریں
اپنی دنیا آپ بنائیں، آؤ غور کریں

ہم سب مل کر دُکھ سہہ لیں گے اپنی بات کریں گے
محنت کرتے کرتے ہم بھی دن سے رات کریں گے
اپنی روٹی آپ کمائیں، آؤ غور کریں
اپنی دنیا آپ بنائیں، آؤ غور کریں

رسمیں توڑیں، رشتے جوڑیں، زنجیروں کو کاٹیں
جو دریا حائل ہیں اپنی راہ میں ان کو پاٹیں
اپنے لہو سے دیپ جلائیں، آؤ غور کریں
اپنی دنیا آپ بنائیں، آؤ غور کریں

❖❖❖❖❖

Marfat.com

باغ و بہارِ علم

(جناب پروفیسر شریف کنجاہی صاحب کے لیے تحسینِ علمی)

وہ ہے اِک طُرفہ نگینہ، گنج بارِ علم کا
نور دیکھا اس کے چہرے پر بہارِ علم کا

اس کی سیّاحت سے بچ پائی نہ کوئی سر زمیں
طے کیا اس نے سفر ہر رَودبارِ علم کا

پوچھ کر اس سے نمو پاتا ہے میرے شہر میں
پتّا پتّا بُوٹا بُوٹا کاروبارِ علم کا

اس کے سایے میں پناہ لیتے ہیں رہروِ علم کے
وہ جو قدآور شجر ہے سبزہ زارِ علم کا

Marfat.com

لوگ جتنا جانتے ہیں وہ تو ہے بس اک جھلک
کام بڑھ کر ہے کہیں اس شاہکارِ علم کا

مانتے ہیں اہلِ دانش بھی اسے سالارِ علم
وہ حقیقت میں محافظ ہے مہارِ علم کا

اک نئی تخلیق لے آتا سرِ بزمِ ادب
ٹوٹتا جب بھی نشہ اس کے خمارِ علم کا

اس کے 'جگراتے' نے دی ہے جہل کو غفلت کی نیند
یہ ہے اک تحفہ ہمیں اُس بے قرارِ علم کا

نام بھی اس کا شریف اور ذات بھی اس کی شریف
تھا لبادہ روشنی اس تن فگارِ علم کا

اس کی صحبت فیض یابی کی بہارِ بے کراں
پاسباں تھا وہ یہاں گنجِ شعارِ علم کا

Marfat.com

اس کے سینے میں نہاں اس کے قلم سے آشکار
ایک ٹھاٹھیں مارتا دجلہ کنارِ علم کا

کھینچ لیتا علم کے پیاسوں کو وہ اپنی طرف
غُلغلہ اک نرم سا اُس آبشارِ علم کا

جب سے رُوٹھا ہے خزاں منظر ہے دھرتی کی فضا
رو رہا ہے ایک اک ذرّہ نگارِ علم کا

مجتبیٰ! اُس کی حدیں مشرق سے مغرب تک دراز
دبدبہ ہے چار سو اُس شہسوارِ علم کا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

تفاخر محمود گوندل

نقشِ دوری کا مٹا قربتِ غمخوار ملی
اک خنک سایہ ملا وسعتِ چھتنار ملی
یوں ترے دم سے مجھے نکہت گلزار ملی
تو ملا جب سے تو قسمت بھی طرف دار ملی
زیرِ احساں ہوں میں پندارِ تفاخر محمود!
آج سے میں بھی ہوں غمخوارِ تفاخر محمود

Marfat.com

تیری اقلیمِ وفا کیش کے اطوار نئے
تیرے مے خانۂ گل رنگ کے مے خوار نئے
ہیں نئے جام و سبو، ان کے خریدار نئے
غم کے پہلو بھی نئے، درد کے انبار نئے
لب کشائی نے فضاؤں میں نئے گیت لکھے
لوحِ قسمت پہ مقدر نے نئے میت لکھے

شعر جھڑتے ہیں ترے لب سے گلابوں کی طرح
نشہ دیتے ہیں ترے لفظ شرابوں کی طرح
جھوٹ ہے تیرے لیے صرف سرابوں کی طرح
پھٹ کے ہوتا ہے پریشان حبابوں کی طرح
لفظ شعروں میں ڈھلے پیار کی شبنم بن کر
آرزو پھیل گئی ''گیسوئے برہم'' بن کر

❖❖❖❖❖

Marfat.com

پروفیسر وسیم بیگ مرزا

وہ جن کی بات میں شفقت نگہ میں لطفِ خیال
وہ جن کا دستِ محبت کرے دلوں کو نہال
زباں پہ حوصلہ افزائیوں کا سیلِ رواں
کہ وسعتوں میں سمندر ہے ان کا ظرفِ کمال

❖❖❖❖❖

Marfat.com

نعتِ رسول ﷺ

مقدّر رکھڑ پوے سب دا، ضرور ایناں انوکھا اے
تہاڈے ناں دا صدقہ ای حضورؐ! ایناں انوکھا اے

دُرودِ پاک پڑھ پڑھ کے میں اکثر مست ہو جاناں
اوہناں دے نال نسبت دا سرُور ایناں انوکھا اے

ایہہ تارے کھول کے اکھاں اوہنوںؐ دن رات تکدے نیں
بشر دے روپ وچہ آیا اوہ نور ایناں انوکھا اے

پئی وسدی اے رحمت رب دی منشی علم دین اُتے
سعادت بن گیا، اوہدا قصور ایناں انوکھا اے

ڈِگے نیں کنگرے سب قیصر و کسریٰ دے محلاں دے
مرے سرکارؐ دا جگ تے ظہور ایناں انوکھا اے

میں اوہناںؐ نال بن لفظاں دے گلاں مجتبیٰ! کرنا
مرے ایقان دا ایہہ کوہِ طور ایناں انوکھا اے

❖❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

چھڈ کے پیار دا چک نئیں جانا
عشق کریں تے تھک نئیں جانا

بھانویں ساڈی جان وی ٹُر گئی
تیرے دل چوں شک نئیں جانا

ساڈے دل نوں چین نئیں ملنا
جد تک تینوں تک نئیں جانا

تیرا پچھا نیوں چھڈنا
جِتّا چر توں اَک نئیں جانا

Marfat.com

جتھے عزت لبھی جاں گے
کر کے نیواں نک نئیں جانا

موت نئیں آونی ساہنوں جد تک
زہر غماں دا پھک نئیں جانا

پہلی - واری - ڈر جاویں تے
دل توں فیر تبھک نئیں جانا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

عشق چہ ایہہ وی کرنا پیندا
جِت کے بازی ہرنا پیندا

جین لئی اس دنیا دے وچ
موت توں پہلاں مرنا پیندا

بھانویں رو لوہ، بھانویں ہس لوہ
غم ہر صورت جرنا پیندا

ایہو رِیت ازل توں یارو
جو کرنا سو بھرنا پیندا

Marfat.com

ندیوں پار جے ہووے سجن
کچے گھڑے تے ترنا پیندا

اوہدے نال محبت پا کے
سِر نیزے تے دھرنا پیندا

جیہڑا کم کچّا ہووے
اوھلے رہ کے کرنا پیندا

ہتھ نوں اُتے رکھن پاروں
ہورے کیہ کُجھ کرنا پیندا

❖❖❖❖❖

Marfat.com

غزل

وقت نوں بیٹھا بھور دا ہووے
ہر اک رستہ گور دا ہووے

اک دن شوہ دا آ جاندا اے
سو دن بھاویں چور دا ہووے

رب دے در چوں ردّیا جاندا
جد کوئی بندہ، ہور دا ہووے

فطرت دا شہکار سداندا
پَر اوہ بھاویں مور دا ہووے

Marfat.com

فیر تے گنتیں کجھ نئیں پیندا
سنّاٹا تے شور دا ہووے

اوہ گڈّی نئیں لُٹّی جاندی
آسرا جس نوں ڈور دا ہووے

نظّارا نئیں جھلیا جاندا
جے کر تیری ٹور دا ہووے

❖❖❖❖❖

Marfat.com

Marfat.com

فکرِ غالب اور جدید سائنس

ایک ساختیاتی اور پس ساختیاتی مطالعہ

(زیرِ طبع)

تحقیق و تخلیق: پروفیسر سیّد غلام مجتبیٰ شعبۂ اردو، پنجاب کالج، گجرات

Marfat.com